مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

تبوک ۱۳۴۹ ہش — ستمبر ۱۹۷۰ء

سالانہ اجتماع

۱۶-۱۷-۱۸ اخاء (اکتوبر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہمارا مقصد ہمیں صرف اس وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب ہم یہ کوشش کریں ور ہماری روایت اور معمول یہ ہو کہ ان اجتماعات میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔ اور یہ کم سے کم معیار ہے.... گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے"

اس شمارہ میں آپ کیا پائیں گے!

قیمت سالانہ: چھ روپے

قیمت فی پرچہ: ۶۰ پیسے

مدیر اعلیٰ

منصور احمد عمر

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ و قائدین ضلع سرگودھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہمراہ
یہ فوٹو حضور پر نور کے تاریخی دورۂ مغربی افریقہ سے کامیاب مراجعت پر لیا گیا۔
(۲۱ احسان ۱۳۴۹ ہش)

(محمد شفیق قیصر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دار الصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

اداریہ

سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدام جوق در جوق اجتماع میں شامل ہوں

خدام الاحمدیہ کی روحانی، علمی، عملی اور اخلاقی تربیت کا ایک اور موقعہ آرہا ہے۔ یعنی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھائیسواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ اس اجتماع نے احمدی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت میں جو اہم کردار ادا کیا ہے اسے تاریخ فراموش نہیں کر سکتی۔ خدام الاحمدیہ کے پروگراموں اور ان اجتماعات سے تربیت یافتہ نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے روحانی رفعتوں سے سرفراز فرمایا ہے اور انہیں خدمتِ اسلام کی سعادت عطا کی ہے۔ جماعتِ احمدیہ خدمتِ اسلام کی جس مہم میں مصروفِ عمل ہے اس میں نوجوانوں کا بہت حصہ ہے۔ پس نوجوانوں کی تربیت وقت کی ایک نہایت اہم ضرورت ہے۔

خلافتِ ثالثہ کا دور جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں غلبہ اسلام کیلئے خاص عظمت و اہمیت کا حامل ہے۔ اس غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دن رات مصروفِ عمل ہیں۔ اسی غرض کیلئے آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائی ہیں۔ ان تحریکات میں سے حضور کی ایک اہم تحریک یہ ہے کہ جماعت کی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں زیادہ سے زیادہ اراکین شامل ہوں اور جماعت یہ کوشش کرے کہ ان میں ہر مجلس کی نمائندگی ضرور ہو۔

چنانچہ گزشتہ سال اجتماعات کے اختتام پر خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍اخاء ۱۳۴۸ ہش میں حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔

"ہمارے یہ اجتماع بھی گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بارونق اور زیادہ بابرکت اور زیادہ مخلصانہ ماحول میں ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ انصار اللہ کے اجتماع میں نسبتاً سے زیادہ مجالس کی نمائندگی تھی۔ لیکن اس نمائندگی کی تعداد بھی صرف

۴۶۳ کے قریب تھی۔ جبکہ ہماری مغربی پاکستان کی جماعتیں قریباً ایک ہزار ہیں۔ ہمارا مقصد ہمیں صرف اُس وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب ہم یہ کوشش کریں اور ہماری روایت اور معمول یہ ہو کہ ان اجتماعات میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔ اور یہ کم سے کم معیار ہے۔"

پھر حضور نے خاص طور پر احمدی نوجوان کی تربیت کے ضمن میں فرمایا :۔

" اسے علیٰ وجہ البصیرت احمدیت پر قائم ہونا چاہیئے اور اس کا دل اور اس کا سینہ اور اس کا ذہن اور اس کی رُوح اس یقین کے ساتھ بھرے ہوئے ہونے چاہئیں کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اب احمدیت کے ہاتھوں مقدر ہے اور اس عظیم جدّوجہد کے لئے انتہائی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور ان انتہائی قربانیاں پیش کرنیوالوں سے اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدے ہیں۔ ..... اس تربیت ہی کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ کا ایک نہایت ضروری حصہ اور ہماری مرکزی تنظیم کے ماتحت ایک نہایت ہی اہم اور نسبتاً مختصر تنظیم ہے۔ گو اس کا تعلق عمر کے لحاظ سے جماعت کے ایک حصہ سے ہے لیکن اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو اس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے۔" (الفضل ۱۶ ارشہادت ۱۳۴۹ ہش۔)

پس خدام کو چاہیئے کہ وہ اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی سالانہ اجتماع ایسے مبارک اور نادر موقع سے روحانی، علمی اور عملی تربیت حاصل کرنے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت اور رُوح پرور ارشادات سے فیض حاصل کرنے کے لئے جوق در جوق مرکزِ سلسلہ آئیں اور اجتماع میں شامل ہوں۔ قائدینِ اضلاع اور قائدینِ مجالس کو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہر مجلس کی نمائندگی کی خاطر بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمتِ اسلام کی مہم میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین +

اجتماعات اور مجالس کے متعلق اسلامی تعلیم

قرآن و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں

سیدنا حضرت مُصلِح مَوعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہ "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں فرماتے ہیں:۔

"کانفرنسوں اور مجالس کے متعلق اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ صرف تین قسم کی انجمنیں اور کانفرنسیں مفید ہو سکتی ہیں:۔

اوّل مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ۔ جن انجمنوں کا کام غرباء کی خبر گیری اور حاجتمندوں کی حاجت روائی ہو۔ دوسرے مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ۔ جو علوم اور فنون کی تحقیق اور ترویج اور تعلیم اور اشاعت کی غرض سے بنائی گئی ہوں۔ اور تیسرے مَنْ اَمَرَ بِاِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ۔ جو فسادوں اور جھگڑوں کے مٹانے کے لئے بنی ہوں۔ خواہ وہ اہلی فسادوں کے دُور کرنے کے لئے، خواہ ملکی خواہ قومی، خواہ بین الاقوامی فسادوں کے دُور کرنے کے لئے، خواہ مُلکوں یا قوموں کے سیاسی انتظامات چلانے کے لئے کہ وہ بھی اصلاح کا ہی کام کرتے ہیں۔ (نساء رکوع ۱۷)

ان کانفرنسوں اور انجمنوں کے انتظامات کے متعلق اسلام یہ تعلیم دیتا ہے:۔

اوّل جب اِس قسم کی کوئی مجلس ہو تو چاہیئے کہ سب لوگ اِس امر کو مدّ نظر رکھیں کہ اس جگہ پر بہت سے لوگ جمع ہوں گے اور ایسی جگہوں میں کثرتِ انفاس سے بُو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو ہم اور نہ بڑھائیں۔ وہ کوئی بُودار چیز کھا کر جس سے مُنہ میں سے بُو آنے لگتی ہو جیسے پیاز، لہسن وغیرہ یا حُقہ اور سگریٹ وغیرہ قسم کی چیزیں استعمال کر کے نہ جائیں تا باقی ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو۔

دوسرے ایسے موقع پر خوب صفائی کر کے اور نہا دھو کر اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر جانا چاہیئے۔ تاکہ طبیعت میں نشاط پیدا ہو اور ہوا صاف ہو۔

تیسرے مجلس کا حلقہ بڑا بنا کر بیٹھیں تا ایک دوسرے کے تنفس سے لوگ تکلیف نہ اٹھائیں۔

چوتھے یہ کہ جس کو کوئی متعدی مرض ہو وہ ان جگہوں میں نہ جائے جن میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔

کیونکہ اس طرح اُن لوگوں کو اس مرض کے لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس حکم کی اس قدر تاکید ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک کوڑھی کو حج بیت اللہ سے روک دیا اور کہا کہ اپنے گھر میں زیادہ بیٹھا کرو۔ اختلاط کی جگہوں میں نہ جایا کرو تا کہ لوگوں کو بیماری نہ لگے۔

پانچویں جب کوئی شخص کلام کرنے کے لئے کھڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اُس کی طرف مُنہ کر کے توجہ سے کلام سُنیں اور اُس کی بات کو قطع نہ کریں اور دورانِ تقریر میں شور نہ کریں خواہ وہ کس قدر ہی طبیعت کے برخلاف کیوں نہ ہو۔

چھٹے یہ کہ جب بولیں آہستگی اور وقار سے بولیں۔ ایسی طرز پر کلام نہ کریں کہ لوگ سمجھ ہی نہ سکیں۔

ساتویں یہ کہ جب مجلس میں کوئی اور شخص آجائے تو اس کے لئے جگہ بنا دیں۔

آٹھویں یہ کہ اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو وہ اجازت لے کر جائے۔ بلا اجازتِ صدر وہاں سے باہر نہ نکلے۔

نویں یہ کہ جب کوئی شخص عارضی طور پر جائے اور پھر اس کے واپس آنے کا ارادہ ہو تو اس کی جگہ کوئی اور نہ بیٹھے۔

دسویں یہ کہ دو شخص جو پاس پاس بیٹھے ہوں اور یہ معلوم ہو کہ یہ کسی غرض سے پاس بیٹھے ہیں تو خواہ اُن کے درمیان کوئی جگہ خالی بھی ہو وہاں نہ بیٹھے۔

گیارھویں یہ کہ جس مجلس میں تین آدمی ہوں وہ ایسی حالت میں آپس میں کلام نہ کریں کہ تیسرے آدمی کے دل میں وسوسہ پیدا ہو کہ یہ شاید میرے متعلق بات کرتے ہیں۔

بارھویں یہ کہ کلام ترتیب سے کریں، یکدم باتیں شروع نہ کریں۔

تیرھویں یہ کہ جب کلام شروع کریں صدر کو مخاطب کریں۔

یہ مختصر نقشہ اُن تمدنی احکام کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے یا آپؑ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہم نے اسلامی تعلیم سے اخذ کیا ہے۔"

("احمدیت یعنی حقیقی اسلام" صفحہ ۲۰۰ تا صفحہ ۲۰۲)

احمدی نوجوان حقیقی معنوں میں

بنی نوع انسان کے خادم بن جائیں!

خدام الاحمدیہ لندن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حالیہ دورۂ مغربی افریقہ کے اختتام پر لندن تشریف لے گئے تھے۔ وہاں قیام کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ کی خواہش پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "محمود ہال" میں مجلس خدام الاحمدیہ لندن کے اراکین سے ایک رُوح پرور خطاب فرمایا تھا جس کا متن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لندن نے بھجوایا ہے۔ ادارہ حضور کے اس خطاب کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"خطبہ جمعہ میں زیادہ تر آپ خدام کو ہی میں نے خطاب کیا تھا۔ اس وقت مختصراً بعض باتیں اور کہہ دیتا ہوں۔ اوّل یہ کہ خدمت جس کا بیج آپ نے لگایا ہے ایک ایسی طاقت اپنے اندر رکھتی ہے جو دلوں کو موہ لیتی ہے۔ اگر آپ حقیقی معنوں میں بنی نوع انسان کے خادم بن جائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنایا ہے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دنیا کے دل آپ کی طرف متوجہ نہ ہوں اور آپ کے نور سے نور لینے کی خواہش اُنکے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ دُنیا میں نفرت اور دشمنی زوروں پر ہے۔ محبت، ہمدردی، غمخواری اور خدمت کے جذبات بہت کم نظر آتے ہیں۔ بسا اوقات مُنہ پر تو محبت، ہمدردی یا خدمت کے کلمات ہوتے ہیں لیکن جب ہم انہی لوگوں کے اعمال کو دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ان حسین الفاظ کے پیچھے ایک نہایت ہی قابلِ نفرت رُوح کام کر رہی ہے۔

افریقہ میں جہاں کا دورہ کر کے ابھی میں آیا ہوں بظاہر محبت کا پیغام لیکر ہی ان ممالک کی

فوجوں کے آگے چلنے والے پادری وہاں پہنچے تھے مگر اس آواز کے پیچھے جو بھیانک کھیل کھیلا گیا آج اس کا احساس ان اقوام کو ہو گیا ہے اور وہ سمجھ گئی ہیں کہ محبت کا دعویٰ تھا مگر exploitation ان کا مقصد تھا۔ ان ممالک کے رہنے والوں کو میں نے بڑے پیار کے ساتھ مگر بڑے زور کے ساتھ یہ سمجھایا کہ جو ہونا تھا ہو چکا۔ اپنے ماضی کی طرف اب مت دیکھو مستقبل کی فکر کرو اور آگے بڑھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دماغ بھی دیئے ہیں اور مادی ذرائع بھی۔ جو اقوام آج تمہیں اپنے سے صدیوں آگے نظر آتی ہیں ان اقوام کے پہلو بہ پہلو تم بھی ترقی کر سکتے ہو بشرطیکہ تم اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کرو۔ محنت سے کام لو اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو تا کہ تمہاری محنت ثمر آور ہو۔ اگر تمہاری نیتیں درست اور تمہارے دلوں میں اخلاص ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی بڑھ کر علوم دے دیگا۔

ہم نے جو احمدی ہیں ساری دنیا سے آگے بڑھ جانا ہے یا یوں کہو کہ ساری دنیا کو ساتھ لیکر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا ہے پہلے ہم آہستہ چلا کرتے تھے مگر اب میں سمجھتا ہوں کہ دوڑنے کا وقت آگیا ہے۔ ہمیں اَرِنِی حقائق الاشیاء کی دعا سکھائی گئی ہے یعنی اے خدا ہمیں "حقائق زندگی" کا علم اور شناخت عطا کر۔ اگر ہم حقائق زندگی کو سمجھیں تو یہ بات سمجھنی مشکل نہیں کہ دنیا اس وقت محبت، پیار، ہمدردی، غمخواری اور مساوات کے پیغام کی پیاسی ہے اور صرف ہم ہی ان کی پیاس کو بجھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جس رنگ میں دلوں میں تبدیلی پیدا کر رہے ہیں اسے دیکھ کر انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ میں نے شاید پہلے بھی بتایا تھا کہ نائیجیریا میں ان ہزاروں احمدیوں کے علاوہ جن سے میں نے ملاقات کی سڑکوں کے کناروں پر بلا مبالغہ ۵۰۰۰ سے ایک لاکھ تک عیسائیوں کو خوشی سے اچھلتے اور ناچتے میں نے دیکھا ہے، وہ ہمیں دیکھ کر اپنے طریق پر خوشی کا اظہار کرنے لگ جاتے تھے۔ ایسا کیوں کرتے تھے شاید انہیں بھی معلوم نہ ہو لیکن ہمیں معلوم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ وعدہ دیا ہوا ہے کہ آسمان سے فرشتے نازل ہوں گے اور لوگوں کے دلوں میں اللہ اور محمدؐ اور محمدؐ کے عظیم فرزند حضرت مسیح موعود کی محبت پیدا کریں گے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک عارف کی دعا عارفانہ ہوتی ہے لیکن وہ لوگ جو خدا کو نہیں پہچانتے وہ بھی علوم کے میدانوں میں آگے بڑھتے ہوئے ایک ایسے مقام پر پہنچتے ہیں کہ اندھیرے کی دیوار ان کے سامنے آجاتی ہے اور آگے بڑھنا ناممکن ہو جاتا ہے تب وہ ایک غیر مرئی طاقت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس وقت اللہ تعالیٰ باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ لوگ مجھے شناخت نہیں کرتے لیکن اسلئے کہ اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں اور اپنی طاقت کے علاوہ کسی اور غیر مرئی طاقت سے نصرت حاصل کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اسی کو دعا سمجھتا ہے اور اس دعا کو قبول کرتا

ہے۔ اس طرح روشنی اُن پر ظاہر ہو جاتی ہے اور
علوم کے دروازے اُن پر کھل جاتے ہیں۔

پس اگرچہ وہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیوں
خوش ہوئے مگر ہمیں معلوم ہے کہ وہ کیوں خوش
ہوئے۔ ان کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے عظیم روحانی فرزند کا نائب اور خلیفہ موجود تھا۔
جسے دیکھ کر وہ خوشی کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔
حضرت مسیح موعودؑ کا مقام جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی نگاہ میں ہے وہ ہمیں نہیں بھولنا چاہیئے۔ نبی کریم
صلعم کو اللہ تعالیٰ نے کوثر کا وعدہ دیا تھا اور اس
وعدہ کو پورا کیا۔ اُس وقت سے لے کر اس وقت
تک اربوں ارب انسان اِس بات پر فخر کرتے رہے
ہیں کہ وہ نبی کریمؐ کی غلامی میں ہیں اور خدا جانے کتنے
ارب انسان قیامت تک پیدا ہوں گے جن کو اس
بات پر فخر ہوگا کہ وہ نبی اکرمؐ کی طرف منسوب ہوتے
ہیں۔ ان تمام اربوں ارب انسانوں میں سے نبی اکرمؐ
نے صرف ایک روحانی فرزند کو منتخب کیا اور اپنی
اُمت سے کہا کہ تم میں سے جس کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق
دے اور وہ اُس کا زمانہ پائے تو میرا سلام اُسے
پہنچانا۔ ساری اُمتِ محمدیہ میں سے صرف ایک کا
انتخاب کیا اور اُسے سلام پہنچانے کی تاکید کی۔
یہ کوئی معمولی مقام نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی نگاہ میں دیا۔ ہم احمدی بسا اوقات اِس بات
کو بھول جاتے اور دُنیا کی اُلجھنوں میں پھنس جاتے
ہیں۔ اگر ہمیں یہ احساس ہو، اگر ہمارے دل اِس
بات پر یقین رکھتے ہوں کہ ہم نبی اکرمؐ کے اس
روحانی فرزند کی طرف منسوب ہونے والے ہیں
جو اُمتِ محمدیہ میں ایک فرد یکتا تھا تو ہم اپنی ذمہ داریوں
کو سمجھنے لگ جائیں۔ ہر نسل کو ایک انقلاب ذہنی
میں سے گزرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر محبت، پیار،
مساوات کا پیغام ایک نسل سے دوسری کی طرف
منتقل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے نوجوان کو یہ احساس
ہونا چاہیئے کہ ایک عظیم ذمہ داری اُس کے کندھوں
پر ڈالی گئی ہے اور وہی اس کا ذمہ دار ہے، دوسروں
کی طرف نہ دیکھے بلکہ ہر شخص اپنی طرف دیکھے اور یہ
سمجھے کہ وہی اِس بات کا ذمہ دار ہے کہ نبی اکرمؐ
کے عظیم پیغام کو دُنیا تک پہنچائے۔ اگر یہ احساس
پیدا ہو جائے اور یہ احساس تبھی پیدا ہو سکتا ہے
اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہم اُس عظیم روحانی فرزند کی طرف
منسوب ہونے والے ہیں جس اکیلے کو نبی کریمؐ نے
اپنے سلام کے لئے چُنا۔ اگر تمام نوجوانوں میں یہ احساس
پیدا ہو جائے تو ہم جو بڑی عمر کے ہیں ان کی فکر دور
ہو جاتی ہے اور ہم اس یقین کے ساتھ اِس دُنیا
سے جائیں گے کہ ہمارے بعد کوئی خلا پیدا نہیں ہوگا
بلکہ اس نسل کے بعد اگلی نسل ہم سے بہتر طور پر اپنی
ذمہ داریوں کو نباہنے والی ہوگی۔ پس بڑوں،
چھوٹوں، مردوں، عورتوں سب پر یہ فرض عاید ہوتا
ہے کہ وہ انتہائی کوشش کرکے اسلام اور احمدیت
کو دُنیا میں غالب کریں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس وقت افریقہ احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایک تبدیلی پیدا کی ہے احمدیت سے اُن کا پیار، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کا عشق اس وجہ سے ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بدولت انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کیا اور اس پیار کو دیکھا جو سمندر کی طرح تمام بنی نوع انسان کے لئے حضرت نبی کریم صلعم کے سینہ میں موجیں مار رہا تھا متعدد مقامات پر جب میں نے ان کو یہ کہا کہ صرف تھیوری کے طور پر نہیں بلکہ نبی اکرمؐ نے عملاً تمہارے اور غیر کے درمیان مساوات کو قائم کیا ہے۔ اور میں نے انہیں بتایا کہ کس طرح فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے ایک جھنڈا تیار کیا اور اس جھنڈے کا نام بلالؓ کا جھنڈا رکھا اور سرداران مکہ (میں اُن کو اُن کی زبان میں کہا کرتا تھا "Paramount Chiefs of Mecca") سے کہا کہ تم اسے غلام سمجھتے تھے؛ و حقیر جانتے تھے۔ تم اس کے رنگ کو دیکھتے تھے اور دل کے نور کو نہیں پہچانتے تھے۔ تم نے اسے ذلیل سمجھا اور ہزار قسم کے دکھ اُسے پہنچائے۔ ایسے ایسے دکھ کہ جن کے تصور سے بھی ہمارے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں آج میں یہ جھنڈا اسی بلالؓ کا جھنڈا کھڑا کرتا ہوں اور تمہیں یہ کہتا ہوں کہ انسان اور انسان میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر آج تم اپنی جان کی حفاظت اور اپنی عزت کی امان چاہتے ہو تو اس جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔ کتنا عظیم مظاہرہ تھا مساوات انسانی کا۔ اور جب میں دس بارہ ہزار کے احمدی مجمع میں یہ بات کہتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُچھل پڑے ہیں اور آسمانوں کی طرف بلند ہونا شروع ہو گئے ہیں اور جب غیر یہ بات سنتا تھا تو اثر قبول کئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ اُن کی سمجھ میں یہ آ گیا ہے کہ اس وقت تک جتنے پیار اور مساوات کے پیغام ہم تک پہنچے ہیں وہ سب دجل کے پیغام تھے عملاً ہمارے ساتھ کسی نے پیار نہیں کیا، کسی نے محبت نہیں کی، کسی نے ہمیں اپنے جیسا نہیں سمجھا، کسی نے ہمارے ساتھ مساوات کا سلوک نہیں کیا، کسی نے ہمیں اپنا بھائی نہ جانا۔ ہر ایک جو آیا وہ لوٹ مار کی طرف متوجہ رہا۔ اس نے ہمیں حقیر جانا اور ہماری کوئی خدمت نہیں کی لیکن یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ۵۰ سال سے یہاں موجود ہے اور ہماری خدمت کر رہی ہے۔

اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ۵۰ سالہ جماعت احمدیہ کی خدمت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو موقع دیا کہ وہ وہاں جائے اور انہیں مخاطب کرے اور میرے پاس یہ ایک زبردست دلیل تھی۔ میں انہیں کہتا تھا کہ ہم ۵۰ سال سے تمہارے پاس ہیں اور تم میں سے ہر ایک اس بات کا گواہ ہے کہ تمہارے مالوں میں ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہمارے Clinics اور ہیلتھ سنٹروں نے بہت کمایا۔ صرف کانو کے ایک سنٹر نے ہی تقریباً ۱۵ ہزار پونڈ سٹرلنگ کمایا اور ایک ایک پیسہ وہیں انوسٹ

کر دیا اب وہ ایک نہایت خوبصورت ہسپتال ہے۔ تمہاری حکومتیں جانتی ہیں کہ ہم نے تمہاری سیاست میں کبھی دخل اندازی نہیں کی۔ خدا کی شان عجیب ہوتی ہے بندہ تو بڑا عاجز ہے اور غیب کا علم نہیں رکھتا۔ اب جب نائیجیریا میں باغیوں نے ہتھیار ڈالے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالا کہ مَیں اپنی جماعت کو ایک خاص پیغام بھیجوں۔ یہ سفر پر روانگی سے چند روز قبل کی بات ہے۔ چنانچہ مَیں نے ربوہ سے تار کے ذریعہ جماعت کے نام پیغام بھیجا اور اُن کو کہا کہ تم آزادانہ طور پر Rehabilitation کا کام مت کرو بلکہ رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات حکومت کے پیش کر دو اور جو مالی قربانی تم کر سکتے ہو حکومت کو دے دو اور یہ یاد رکھو کہ اب اس موقع پر جب جنگ ختم ہو چکی ہے امن کی فضا کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جو مظلوم ہیں، جو جنگ کی لپیٹ میں آ گئے ہیں اور دُکھی ہیں اُن کے دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے باہر کی طرف نگاہ نہ رکھنا۔ یہ خیال مت کرنا کہ باہر سے تمہارے پاس کوئی آئے گا۔ تمہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے اور اپنے مسائل خود حل کرنے چاہئیں۔ اور اس کی ایک نقل گوآن کو بھی بھیجی۔ اور عین اُس وقت جب میری طرف سے یہ تار انہیں پہنچا پوپ اور دوسرے غیر ملکی مشن اس پر بڑا زور دے رہے تھے کہ ہم تمہیں اپنی خدمات پیش نہیں کریں گے نہ تمہیں پیسے دیں گے۔ ہمیں اجازت دو کہ ہم خود وہاں جا کر اپنی مرضی سے اور اپنے منصوبہ کے مطابق Rehabilitation کا کام کریں۔ مگر چونکہ وہ ان لوگوں کا ستایا ہوا تھا، وہ جانتا تھا کہ کس طرح خانہ جنگی کی ابتداء انہی لوگوں کی شرارت کی وجہ سے ہوئی، اگر یہ دخل نہ دیتے تو وہ کبھی کا باغیوں کی بغاوت کو فرو کرنے میں کامیاب ہو جاتا۔ اسی لئے جب میری اس سے ملاقات ہوئی تو حالانکہ وہ ایک عیسائی اور ایک Sincere عیسائی (یعنی ابھی تک اس پر اسلام کا اثر نہیں۔ خدا کرے جلدی اُسے ہدایت نصیب ہو) اور مَیں ایک مسلمان جماعت کا سربراہ۔ بڑی آزادی سے اس نے مجھے کہا کہ "ان غیر ملکی عیسائی مشنوں نے ہمارے ملک کو تباہ کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ ہم محفوظ رہے اور بچ گئے ہیں"۔ اور جاتے ہی اس نے مجھے دُعا کے لئے کہا۔ مَیں تو سمجھا کہ ایک عیسائی تکلف سے کہہ رہا ہے کہ دُعا کریں۔ مَیں نے کہا اچھا دُعا کریں گے۔ لیکن جب میری نظر اس کے چہرہ کی طرف گئی تو مَیں نے محسوس کیا کہ مَیں اس کی بات کو سمجھا نہیں۔ پھر مَیں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارا مطلب ہے کہ اسی وقت باقاعدہ نودمل طریق پر دُعا کرواؤں تو اس نے کہا ہاں یہی میرا مطلب ہے۔ تب مَیں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی اور وہ بھی اپنے طریق پر شامل ہوا۔ تو اسی ماحول اور بیک گراؤنڈ میں وہ کہنے لگا کہ ہم آپ کے بہت ممنون ہیں۔ آپ کی جماعت یہاں بہت اچھا

کام کر رہی ہے۔ اس کے برعکس میرے وہاں پہنچنے سے
۵ روز قبل ویسٹ افریقہ کا آرچ بشپ وہاں پہنچا
تھا اور اُس نے بھی گوان سے ملاقات کی اور اخباروں
میں یہ خبر چھپ گئی تھی کہ گوان بڑا روکھا تھا۔
اُس نے اپنے آرچ بشپ کو دعا کے لئے نہیں کہا۔
جب اُن کی ملاقات ختم ہو گئی تو آرچ بشپ نے خود
ہی کھسیانے ہو کر کہا کہ میں تمہارے لئے دعا کرتا
ہوں۔ لیکن مجھے جاتے ہی اس نے دعا کے لئے کہا۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی طبیعت ایک فرق محسوس
کر رہی تھی کہ یہ لوگ صرف خدمت کے لئے یہاں
آتے ہیں ہمارے مالوں سے یا ہماری سیاست
سے ان کو دلچسپی نہیں ہے۔ محبت کا پیغام لیکر اور
خدمت کا جذبہ لے کر یہ یہاں پہنچے ہیں۔ اس کے
مقابل میں کرسچین مشن یہاں آئے۔ ٹھیک ہے انہوں
نے سکول بھی بنائے۔ اور بھی کام کئے۔ مگر انہوں
نے ان ملکوں پر جتنا روپیہ خرچ کیا اُس سے کہیں
زیادہ وہ ان ملکوں سے باہر لے گئے۔ لیکن ہم کچھ
لے کر گئے اور ایک دھیلہ بھی وہاں سے نہیں لائے۔
حکومت کو بھی اس کا علم ہے اور عوام کو بھی۔ اسی
وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں احمدیت کا
بڑا رعب ہے۔ اس لئے کہ ہم نے اسلام کی تعلیم پر
عمل کیا، ان سے بھائیوں جیسا سلوک کیا، ان سے
محبت کی، ان کی خدمت کی۔ انہیں یہ احساس نہیں
دلایا کہ ہم میں کوئی برتری ہے بلکہ یہ احساس دلایا کہ
ہم بھی اُن جیسے ہیں۔ اور یہی احساس دلانا چاہیئے
تھا کیونکہ مسلمان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ
ہی نہیں سوائے اس کے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ بغاوت کر رہا ہو۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
نے نبی کریمؐ سے یہ اعلان کروایا قُلْ إِنَّمَا أَنَا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ جب نبی کریمؐ جیسا عظیم اور
ارفع انسان بنی نوع انسان کو مخاطب کرکے کہتا ہے
کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق
نہیں تو کون انسان ہے جو یہ کہے کہ میں چوہڑے اور
چمار سے ارفع اور اعلیٰ ہوں۔ چند نوجوانوں نے
سوال کیا تھا۔ میں نے کہا بچوں والا سوال ہے۔
اس لئے کہ اگر اس کا تجزیہ کیا جائے تو پتہ لگتا کہ ہم ایک
جمعدار سے محبت نہیں کر سکتے اس لئے اس سے یہ پیشہ
چھڑایا جائے تا کہ ہم اس سے پیار کرنے لگ جائیں۔
ایک جمعدار سے ایک احمدی کو محبت کرنی پڑے گی۔ اگر اس
نے محمدؐ کا پیار اور خدا کا پیار حاصل کرنا ہے لیکن
ہم نے ان کو بے روزگار نہیں بنا دینا۔ حقیقت یہ ہے کہ
ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ ربوہ کا ہر جمعدار
اس بات کا گواہ ہے کہ ہم ان کا خیال رکھتے ہیں۔
ضرورت کے وقت ہمدردی کرتے اور ہر قسم کی مدد
کرتے ہیں۔ بتانے کی بات نہیں اور نہ میں تفصیل میں جاؤنگا
مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم ان کی ضرورتوں کے وقت
اُن کے کام آتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ
ان کی عزت اور احترام کرتے ہیں۔

میں نے گذشتہ چھ ماہ سے ایک مہم چلائی
پاکستان میں اور اب اس دورے کے موقع پر باہر

بھی اور میں نے یہ کہا کہ دنیا کا سب سے پہلا مسئلہ اقتصادی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ انسان انسان سے پیار نہیں کرتا اور مساوات نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں ایک غریب آدمی چیتھڑوں میں ملبوس ڈی سی صاحب سے ملنے جاتا ہے تو اس کا چپڑاسی ہی اُسے اندر نہیں جانے دیتا اور بعض دفعہ دھکے دے کر باہر نکال دیتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی بحیثیت انسان قدر نہیں کی گئی، اس کی عزت اور احترام نہیں کیا گیا۔ اگر پاکستان کے افسر اور اسی طرح دنیا کے دوسرے افسر جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں وہ رسول کریمؐ کے فرمان کے مطابق عمل کریں اور ایک غریب، ان پڑھ، جاہل بظاہر گندا کام کرنیوالے سے انسانیت کا سلوک کریں تو دنیا کے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ جس شخص کو پیار مل جاتا ہے اسکی آدھی سے زیادہ بھوک یقیناً جاتی رہتی ہے۔ اگر میں اپنے حالات کی وجہ سے مثلاً اتنے آدمیوں کو روٹی نہ دے سکوں جتنے میرے پاس آجاتے ہیں۔ مثلاً میں ۵۰۰ کو روٹی کھلا دوں اور میرے پاس ۶۰۰ آجائیں تو باقی ۱۰۰ کو بڑے پیار کے ساتھ، بڑی معذرت کے ساتھ معافیاں مانگتے ہوئے یہ کہوں کہ دل تو چاہتا ہے کہ تمہارے پیٹ بھی پالوں مگر میرے پاس اس کی توفیق نہیں تو وہ بڑے خوش ہو کر چلے جائیں گے۔ لیکن اگر میں ان کی عزت نہ کروں، ان کا احترام نہ کروں، خود کو ان سے ارفع جانوں تو ان کی تسلی نہ ہو گی نہ ہونی چاہیئے۔ اس اعلان کے ہوتے کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ان کی تسلی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس اعلان کے بعد آپ کو ہر انسان سے پیار کرنا پڑے گا اگر آپ نے محمدؐ اور اس کے اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے ورنہ دنیا کو تسلی نہ ہو گی۔ اور یہ فتنہ فساد جو ہر جگہ ظاہر ہو رہا ہے اس ملک میں بھی، فرانس میں بھی، جرمنی میں بھی، غرضیکہ مشرق اور مغرب میں، اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انسان انسان سے پیار نہیں کرتا اس کو اپنے جیسا نہیں سمجھتا اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے بطور بشر کے اس کو بڑا نہیں بنایا۔ کیسے بنا سکتا تھا بڑا جبکہ اُس نے محمدؐ کے مُنہ سے خود یہ کہلوایا کہ میں تمہارے جیسا انسان تم میرے جیسے انسان۔ اس انسانیت کے مقام سے پھر اخلاقی اور روحانی رفعتوں کے حصول کا سوال پیدا ہوتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان رفعتوں کے حصول میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر انسان سے آگے نکل گئے اور ایک بلند تر مقام عزت اور احترام والا اللہ تعالیٰ کے پہلو میں حاصل کیا لیکن وہ انسانیت کے مقام سے بلند ہونے کے بعد تھا انسانیت کے مقام پر سارے انسان برابر ہیں۔ آج وقت ہے کہ دنیا اس پیغام کو سمجھے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

اور اس کی ذمہ داری کہ دنیا اس پیغام کو سمجھے اور اس سے فائدہ اٹھائے آپ احمدیوں پر ہے خصوصاً احمدی نوجوانوں پر کیونکہ ہماری زندگیوں کا یہ آخری دَور اور آپ کی زندگیوں کا یہ پہلا دَور over lap کیا ہوا ہے۔ یہ بڑا نازک دَور ہے اس وقت یا ہم دنیا کے دل جیتنے میں کامیاب ہوں گے یا دنیا کو تباہی

خطرناک حالات کی طرف دھکیلنے کا اہم موجب ہونگے۔ انسانیت کے لئے اب دو راستوں میں سے ایک وابستہ ہے یا تو وہ مکمل تباہ ہو جائے گی یا پھر اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرلے گی۔ ہمارا دل تو نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کا قہر ان پر نازل ہو دل تو یہی کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

کسی نے مجھ سے اسرائیل کے متعلق سوال کیا۔ ویسے تو میں بیان نہیں دیا کرتا مگر قرآن کریم نے ہمیں ایک چیز بتائی ہے۔ قرآن نے کہا ہے کہ آخری زمانہ میں یہود کو اس علاقہ میں حکومت حاصل ہوگی۔ پھر اس کے بعد ان سے حکومت چھین لی جائیگی۔ اور قیامت تک ان کو غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ یہ دو طرح ہو سکتا ہے۔ ایک اس طرح کہ وہ مٹا دیئے جائیں اور ایک اس طرح کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ تو ہمارے دلوں میں ان کے خلاف کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے ہماری تو دعا ہر وقت یہ رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق دے آج اگر اسرائیل مسلمان ہو جائے تو سارے جھگڑے ساری لڑائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ سو ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں ہلاک نہ ہوں لیکن ہوگا یہ ضرور کہ یہودی بحیثیت یہودی وہاں نہیں رہ سکے گا۔ بحیثیت مسلمان تو ہر جگہ رہ سکتا ہے۔ یہ قرآن مجید کی پیشگوئی ہے ہو ہی نہیں سکتا کہ ٹل جائے پیشگوئی یہ ہے کہ یہودیوں کو ایک موقع دیا جائے گا اس علاقے میں حکومت کرنے کا۔ پھر اس کے بعد اسلام غالب آئیگا اور قیامت تک غالب ہی رہے گا اور پھر یہودی اس چھوٹے سے خطے میں بھی اسلام پر غالب نہیں آسکیں گے۔ سو آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کرتا ہوں خدا تعالےٰ ان کو ہدایت دے۔

ہمیں انسان سے دشمنی کرنے کا سبق نہیں دیا گیا لیکن بداعمالیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے کا سبق دیا گیا ہے ان دو چیزوں میں بڑا فرق ہے۔ زید سے ہم نے نفرت نہیں کرنی لیکن اگر زید بداخلاق ہے تو اس کی بداخلاقیوں کو ہم نے اچھا نہیں سمجھنا۔ زید سے اگر ہم نفرت کریں تو اس کی بداخلاقی کو دیکھ کر ہم اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گے۔ اگر ہم زید کے ساتھ پیار کریں اور اس کی بداخلاقی کو بھی برا نہ سمجھیں تب بھی ہماری توجہ اس کی اصلاح کی طرف نہیں ہوگی۔ پس دنیا کی اصلاح کے لئے بنیادی اصول یہ ہے کہ انسان کو ہم برا نہ سمجھیں۔ اس سے ہمارا تعلق ہمدردی، اخوت، محبت اور پیار کا ہو اور اس کی جو برائیاں ہیں اُن کو ہم برداشت نہ کریں اور اس کی محبت میں اُس کو اس کی برائیوں سے بچانے کی کوشش کریں۔ یہی اصلاح ہے، یہی اشاعتِ اسلام ہے۔ یہ جو محبت، پیار، غمخواری، ہمدردی کا پیغام اسلام نے دیا ہے اس نے آج غالب آنا ہے، اس کو غالب کرنے کیلئے آسمان سے فرشتوں نے نہیں آنا کیونکہ اگر آسمان سے فرشتوں نے اترنا ہوتا تو جنت فرشتوں کے لئے بنتی۔ میرے تمہارے جیسے انسانوں کے لئے کیوں بنائی

جاتی۔ تو جنت تو انسان کے لئے بنائی گئی ہے اور
جنت میں داخل ہونے کے لئے جو شرائط ہیں اُن کی
بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے سب کچھ پیش کر دیا۔
اور اللہ کے حضور سب کچھ پیش کرنے کی مختلف شکلیں
ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اس کے بندوں کی اصلاح کی جائے،
پیار کے ساتھ ان کے دلوں کو جیتا جائے۔

یہ ساری ویسٹرن طاقتیں جو اِس وقت
civilized کہلاتی ہیں۔ ان کے دل میں انسان
کا پیار نہیں، اگر ان کے دل میں انسان کے لئے پیار
ہوتا تو وہ ایٹم بم اور اے بم نہ بناتے۔ انہوں نے
ہلاکت کے سامان بنا دیئے۔ صرف ایک بم لاکھوں
انسانوں کو ختم کر سکتا ہے۔ کروڑوں آدمی اس سے
نقصان اُٹھا سکتے ہیں مگر کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا
سکتا۔

ابھی اسی سفر میں LUFTHANSA میں دو
امریکن بیٹھے ہوئے تھے۔ بڑے بے تکلف بوڑھے سے
تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے اور تصویریں لے
رہے تھے۔ میں نے ان کو یہی کہا کہ تمہارے دل میں
انسانیت کے لئے پیار ہے ہی نہیں۔ تم نے انسان کو
ہلاک کرنے کے لئے سامان بنا دیئے مگر اسکی حفاظت
کے لئے اسکے مقابلہ میں اتنی بڑی تدبیر نہیں کی۔ کوئی کہہ
سکتا ہے کچھ تدبیر کی سوال یہ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ
جتنی بڑی تدبیر انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کی اتنی
بڑی تدبیر انسان کی حفاظت کے لئے نہیں کی۔ اور میں
نے کہا یہ عجیب ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے
نفرت کرتا ہے، ایک قوم دوسری قوم سے اور ایک
ملک دوسرے ملک سے نفرت کرتا ہے۔ وہ پڑھے لکھے
لوگ سمجھ گئے کہنے لگے اب تو ہمارا روس کے ساتھ معاہدہ
ہو گیا ہے حالانکہ میں نے روس کا نام بھی نہیں لیا تھا۔ میں نے
کہا OUT OF FEAR NOT OUT OF LOVE
ڈر کے مارے تم نے سمجھوتہ کر لیا اس میں کیا خوبی ہے۔ وہ کھسیانے
سے ہو گئے اور کہنے لگے بہرحال یہ ایک قدم آگے ہی ہے
میں نے کہا ٹھیک ہے دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ تمہیں صحیح قدم
آگے اُٹھانے کی توفیق دے۔ تو دنیا نے بظاہر بڑی ترقی کی
لیکن دنیا نے دنیاوی ترقیات میں جو قدم بھی آگے
بڑھایا اس نے ثابت کیا کہ ان اقوام کے دل میں انسانیت
کی محبت یا پیار نہیں ہے۔ آج دنیا کو بچانے کے لئے
صرف ایک جماعت موجود ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے
جماعت احمدیہ سے باہر ہمیں کوئی ایسی جماعت نظر نہیں
آ رہی جس کے دل میں انسان کا پیار ہو اور یہ بڑی اہم
ذمہ داری ہے جو ہم پر عائد ہوتی ہے۔ نوجوان طلبے
کو یہ سمجھنا چاہیئے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو
ڈھالنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

اب میں دعا کر دیتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ
میری آپ کے لئے سب سے بڑی دعا یہ ہے کہ
میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے جو خواہش پیدا کی
ہے کہ آپ ایسے بن جائیں خدا کرے آپ ویسے
بن جائیں۔"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات!

نمبر شمار	سال	تاریخ	مقام
۱	۱۹۳۸ء	۲۵ دسمبر	مسجد نور قادیان
۲	۱۹۳۹ء	۲۵ دسمبر	زنانہ جلسہ گاہ بیرون قادیان
۳	۱۹۴۱ء	۶، ۷ فروری	مسجد اقصےٰ قادیان
۴	۱۹۴۲ء	۱۷، ۱۸، ۱۹ اکتوبر	دارالشکر قادیان
۵	۱۹۴۳ء	۲۲، ۲۳، ۲۴ اکتوبر	" "
۶	۱۹۴۴ء	۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر	دارالانوار "
۷	۱۹۴۵ء	۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر	دارالشکر "
۸	۱۹۴۶ء	۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر	" "
۹	۱۹۴۹ء	۳۰، ۳۱ اکتوبر، یکم نومبر	دارالرحمت ربوہ
۱۰	۱۹۵۰ء	۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر	" "
۱۱	۱۹۵۱ء	۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر	" "
۱۲	۱۹۵۲ء	۳۰، ۳۱ اکتوبر، یکم نومبر	" "
۱۳	۱۹۵۳ء	۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر	دارالبرکات "
۱۴	۱۹۵۴ء	۵، ۶، ۷ اکتوبر	" "
۱۵	۱۹۵۵ء	۱۸، ۱۹، ۲۰ نومبر	" "
۱۶	۱۹۵۶ء	۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر	" "
۱۷	۱۹۵۷ء	۱۱، ۱۲، ۱۳ اکتوبر	" "

نمبر شمار	سال	تاریخ	مقام
۱۸	۱۹۵۹ء	۲۳، ۲۴، ۲۵ر اکتوبر	دارالبرکات ربوہ
۱۹	۱۹۶۰ء	۲۱، ۲۲، ۲۳ر اکتوبر	احاطہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ
۲۰	۱۹۶۱ء	۲۰، ۲۱، ۲۲ر اکتوبر	" " " "
۲۱	۱۹۶۲ء	۱۹، ۲۰، ۲۱ر اکتوبر	جلسہ گاہ جلسہ سالانہ ربوہ
۲۲	۱۹۶۳ء	۲۵، ۲۶، ۲۷ر اکتوبر	" " "
۲۳	۱۹۶۴ء	۲۳، ۲۴، ۲۵ر اکتوبر	" " "
۲۴	۱۹۶۶ء	۲۱، ۲۲، ۲۳ر اکتوبر	" " "
۲۵	۱۹۶۷ء	۲۰، ۲۱، ۲۲ر اکتوبر	" " "
۲۶	۱۹۶۸ء	۱۸، ۱۹، ۲۰ر اکتوبر	" " "
۲۷	۱۹۶۹ء	۱۷، ۱۸، ۱۹ر اکتوبر	" " "
۲۸	۱۹۷۰ء	۱۶، ۱۷، ۱۸ر اکتوبر	" " "

(اٹھائیسواں اجتماع منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

۱۹۴۰ء، ۱۹۴۷ء، ۱۹۴۸ء، ۱۹۵۸ء، ۱۹۶۵ء میں مخصوص حالات کی وجہ سے سالانہ اجتماع منعقد نہ کیا جا سکا۔ البتہ ۲۳، ۲۴ر اکتوبر ۱۹۶۵ء کو زیر تعمیر ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا +

ہفتہ وصولی تحریک جدید کی رپورٹ

قائدین مجالس ہفتہ وصولی تحریک جدید ازیکم تا ۷ر تبوک (ستمبر) کے دوران اپنی مساعی سے ۱۵ر تبوک تک مطلع فرمائیں۔ نمایاں کام کرنے والی مجالس کے نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے انشاء اللہ

(مہتمم تحریک جدید)

قائدین مجالس متوجہ ہوں!

خدام الاحمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں بہت قلیل عرصہ باقی ہے۔ تمام مجالس کو نوماہ کا مالی جائزہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ جن مجالس نے چندوں کی وصولی کی طرف اس وقت تک کم توجہ دی ہے وہ ازراہِ کرم فوری طور پر خصوصی توجہ دیں۔

(مہتمم مال)

قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ اور سنّتِ رسول پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ

ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ہی کافی ہے

مجالس خدام الاحمدیہ سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خطابات

● مجالس خدام الاحمدیہ حیدر آباد ڈویژن کے سالانہ اجتماع کے افتتاح کے موقعہ پر محترم صدر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا:-

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ ۔ یعنی اے سنو! میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم ان پر عمل پیرا رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ دوسرے سنّتِ رسولؐ۔ پس خدام کو چاہیئے کہ وہ قرآن کریم کو حرزِ جان بنائیں اور سنّتِ رسولؐ پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں۔ قرآنی تعلیم کو گھر گھر اور گاؤں گاؤں عام کریں جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس تمنا کا اظہار حضورؓ کے اس شعر سے ہوتا ہے:-

ع

پانی کر دے علومِ قرآں کو
گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

● مجالس ضلع گجرات کی تربیتی کلاس کے افتتاحی خطاب میں آپ نے فرمایا:-

" ہماری تربیتی کلاسز اور ہمارے اجتماعات اس غرض سے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اوّل نوجوانوں اور بچوں کو دینی علوم سے روشناس کرایا جائے۔ دوسرے انہیں اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تربیت دی جائے۔ عمل نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی تعلیم خواہ کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو وہ بیکار رہتی ہے۔"

● مجالس ضلع حیدر آباد کی تربیتی کلاس کے لئے محترم صدر صاحب سے پیغام بھجوانے کی خواہش کی گئی۔ چنانچہ آپ نے خدام کے

نام یہ پیغام بھجوایا :-

"تمہارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ہی کافی ہے جو حضورؑ کی کتب اور ملفوظات میں موجود ہے۔ آپؑ نے اپنی مشہور نظم "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال" میں مسلمانوں کی زبوں حالی کا ایک دردناک نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے ؎

دل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی

پس خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے اپنے دلوں میں اس کی محبت کی شمع روشن کریں اور ایسے اعمال بجا لائیں جو اس کی نصرت کو کھینچ لائیں۔

● مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا :-

"اے احمدی نوجوانو! لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ تمہارے لئے خدا کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ آخری غلبہ اور کامیابی کے متعلق خدا تعالیٰ کے عظیم وعدے تمہارے ساتھ ہیں۔ اگلوں اور پچھلوں کی دعاؤں کا سرمایہ تمہارے پاس ہے۔ ایسے علمی خزانے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خلفاء کی تحریرات کی شکل میں) تمہارے پاس ہیں جو آج دنیا کے پاس نہیں۔ پس ہمت کرو اور آگے بڑھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عطا کردہ روحانی سمندر سے فیض حاصل کرو اور ایسے اعمال بجا لاؤ کہ اگلوں اور پچھلوں کی سب دعائیں تمہارے حق میں قبول ہو جائیں۔"

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی

مصروفیات ایک نظر میں

ماہ ظہور میں محترم صدر صاحب نے مندرجہ ذیل مجالس کا دورہ فرما کر تربیتی کلاسز اور اجتماعات سے خطابات فرمائے اور خدام اور عہدیداران کو ہدایات دیں :-

● تربیتی کلاس ضلع گجرات ● قائدین ضلع گجرات ● ضلع گجرات کے کالجز کے احمدی طلباء ● مجلس عاملہ راولپنڈی ● اجلاس عام راولپنڈی ● مجلس عاملہ اسلام آباد ● اجلاس عام واہ کینٹ ● سالانہ اجتماع حیدرآباد ڈویژن ● مجلس عاملہ حیدرآباد ● قائدین ضلع حیدرآباد ● ضلع حیدرآباد کے کالجز کے احمدی طلباء ● اجلاس عام حیدرآباد ● مجلس عاملہ کراچی ● مجلس عاملہ ڈرگ روڈ ● عہدیداران مجلس لانڈھی کورنگی ● مجلس عاملہ ملیر ● سالانہ اجتماع ضلع جہلم ● قائدین ضلع جہلم ● مجلس عاملہ جہلم ● ضلع جہلم کے کالجز کے طلباء +

شانِ اسلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر "حفظ اشعار" کے مقابلہ میں یہ نظم شامل کی گئی ہے)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

آج اُن نوروں کا اک زور ہے اِس عاجز میں
دل کو اُن نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

زعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا
افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں اُن لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور میرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اِک شہر بسایا ہم نے

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دکھلا کے ترا سب کو کیا ملزم و خوار
سب کا دل آتشِ سوزاں میں جلایا ہم نے

نقشِ ہستی تیری اُلفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری رہ میں اُڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اِک مرجع عالم دیکھا
خُم کا خُم مُنہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھُو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھُکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبّت میں بھُلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کُوچہ میں مچایا ہم نے

(محترم جناب حکیم سید عبدالہادی صاحب بہاری)

جب نہ تھے جنّ و بشر ارض و سما تُو ہی تو تھا
نور جس کا جلوہ گر پہلے ہُوا تُو ہی تو تھا

تیری ہی خاطر سے ہے پیدا کیا ارض و سما
کون تھا تیرے سوا پیشِ خدا تُو ہی تو تھا

کون آیا تھا نظر موسیٰؑ کو کوہِ طُور پر
کون تھا واں جلوہ گر نورِ خدا تُو ہی تو تھا

اپنی اپنی قوم میں تھے سینکڑوں آئے نبی
پر جہاں کے واسطے اے مصطفیٰؐ تُو ہی تو تھا

تیرے ہی پانے سے آقا سینکڑوں پائے نجات
گمرہوں کے واسطے اک رہنما تُو ہی تو تھا

خضر بھی ہوتے اگر زندہ تو پھر آتے ضرور
یا محمدؐ منبعِ نورِ ہدیٰ تُو ہی تو تھا

کون ہوتا شافعِ محشر بھلا تیرے سوا
لائقِ بخشایشِ جرم و خطا تُو ہی تو تھا

آج ہادی نعت تیری ہو گئی مقبولِ عام
بزمِ سیرت میں فقط مدحت سرا تُو ہی تو تھا

تاریخِ احمدیت

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از حضرت مرزا محمد حسین صاحب چغتئی ؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ساکن ربوہ)

ماہ اپریل ۱۹۰۵ء میں ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چارپائی پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے۔خاکسار حضورؑ کی پنڈلیاں دبا رہا تھا۔اس وقت حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ تراب[۱] ایڈیٹر الحکم حضورؑ کی خدمت میں مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر اخبار پیسہ لاہور کے حالات سنا رہے تھے۔یہ ایڈیٹر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کا شدید مخالف تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کیا تھا اِنِّی مُهِينٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ (یعنی میں اس شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کے درپے ہوگا) چنانچہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر پر کئی مقدمات ہوئے —— اس کا چھاپہ خانہ جلا کر راکھ کر دیا گیا جسے میں نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا —— اس کی لڑکی کا ایک مقدمہ بھی عدالت میں پہنچا۔ایڈیٹر کی ذلت کے واقعات اس کے مخالفوں نے شائع کئے۔حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ نے یہ واقعات سناتے وقت جب اس کی لڑکی کے مقدمہ کا ذکر کیا تو حضور علیہ السلام نے فوراً شیخ صاحب کو روک دیا اور فرمایا کہ "ایسے واقعات بیان نہیں کرنے چاہئیں۔"

حضورؑ کے اخلاق دیکھئے کہ ایک شدید دشمن کی تذلیل کا وہ واقعہ جو اس کی لڑکی کے متعلق تھا سننے سے انکار کر دیا۔

اپریل ۱۹۰۵ء کا ہی واقعہ ہے کہ حضرت قاضی میر حسین صاحبؓ کا نوجوان لڑکا جو میسرا کلاس فیلو تھا تپ محرقہ سے چند دن بیمار رہ کر فوت ہوگیا۔کسی وجہ سے اس کے جنازہ میں بہت تھوڑے احباب شامل ہو سکے (خاکسار بھی نماز جنازہ میں شامل تھا)۔تدفین کے بعد میر صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اپنے بیٹے کی وفات اور جنازہ کا ذکر کیا۔حضورؑ نے یہ سن کر کہ بہت تھوڑے احباب جنازہ میں شامل ہوئے بہت افسوس اور ناراضگی کا اظہار کیا۔اور فرمایا کہ "ایسے موقعہ پر میر صاحب

---

[۱] بعد میں یعقوب علی صاحبؓ عرفانی کہلائے۔

کی دلجوئی ہونی چاہیئے۔"

جن دنوں مشہور آریہ لیڈر لیکھرام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اس دنیا سے کوچ کیا حضرت منشی میراں بخش صاحبؓ[1] صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پولیس کے ہیڈ کلرک تھے۔ آریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام لگایا کہ نعوذ باللہ آپؑ نے لیکھرام کو قتل کروایا ہے اسلئے پولیس نے حضورؑ کے مکان کی تلاشی لی۔ تلاشی لینے والا بٹالہ کا تھانیدار شیخ محمد بخش بھی تھا اس نے بعد میں بڑے فخر سے اس تلاشی کا ذکر منشی میراں بخش صاحب سے کیا۔ اس پر انہوں نے اسے جواب دیا کہ تم نے خدا کے مامور کے مکان کی تلاشی لی ہے اور اس پر فخر کرتے ہو خدا تعالیٰ تجھے ابوجہل[2] کا درجہ دے گا۔ (اس گفتگو کے دوران میرے والد حضرت محمد اسماعیل صاحبؓ مصنف چشمۂ مسیح صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی موجود تھے) چنانچہ تھوڑا عرصہ بعد اس کا بیٹا شیخ نیاز محمد احمدی ہو گیا اور ایک بڑی قیمتی چادر حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے بطور تحفہ لیکر گیا۔

---

[1] آپ گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ "انجام آتھم" میں مذکور ۳۱۳ صحابہ میں آپ کا نام ۲۰۰ نمبر پر ہے۔

[2] ابوجہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اشد ترین دشمن تھا۔ اس کا بیٹا عکرمہؓ مسلمان ہو گیا اور حضورؐ کا فدائی بنا۔

ماہ تبوک (ستمبر) کے چند اہم واقعات

- ستمبر ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سرمہ چشم آریہ" شائع ہوئی جس میں آریوں کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت ثابت کی گئی۔
- ستمبر ۱۸۹۱ء میں حضور علیہ السلام نے اپنے دعوے کی اشاعت و تبلیغ کے لئے دلی کا سفر اختیار فرمایا۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸ ستمبر ۱۸۹۴ء کو "داغ ہجرت" کا الہام ہوا جو ۱۹۴۷ء میں پورا ہوا جبکہ جماعت کے ایک کثیر حصہ کو پاکستان ہجرت کرنا پڑی۔
- ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے مرزا مبارک احمد صاحب صبح کے وقت انتقال کر گئے۔
- ستمبر ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے سامنے وقف زندگی کی تحریک فرمائی جس پر فوری طور پر تیرہ مخلصین نے اپنے نام حضورؑ کی خدمت میں پیش کئے۔
- حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ولایت تشریف لے گئے۔
- ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا عقد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا کے ساتھ ہوا۔
- ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ربوہ کا افتتاح ہوا۔

(مرتبہ:۔ ملک رفیق احمد سعید)

قرآن کریم —— اغیار کی نظر میں

مسٹر طامس کارلائل

"قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی کتاب ہے۔ جس کی نسبت مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کو خدا نے بھیجا ہے۔ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی جبکہ طرح طرح کی گمراہیاں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں۔ انسانیت و شرافت اور تہذیب و تمدن کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا۔ ہر طرف بے چینی و بدامنی نظر آتی تھی —— اور نفس پروری کی ظلمتوں کا طوفان امڈ آیا تھا۔ قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن و سکون اور محبت کے جذبات پیدا کئے۔ بے حیائی کی ظلمتیں کافور ہو گئیں اور ظلم و ستم کا بازار سرد ہو گیا۔ ہزاروں گمراہ راہِ راست پر آ گئے اور بے شمار وحشی شائستہ بن گئے۔ اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اس نے جاہلوں کو عالم ظالموں کو رحمدل اور عیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جو آج بھی چالیس کروڑ آدمیوں کے دلوں پر حکومت کرتی ہے۔ اور وہ اس کی تعظیم کے لئے وقف ہیں۔"

(دی پاپولر ریلیجز آف دی ورلڈ ص۱۱۵)

مسٹر اسٹینلی پول

"قرآن کو حضرت محمدؐ نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جبکہ ہر طرف تاریکی و جہالت کی حکمرانی تھی۔ اخلاقِ انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا۔ اور ہر طرف بت پرستی کا زور تھا۔ قرآن نے ان تمام گمراہیوں کو مٹایا۔ جن کو دنیا پر چھائے ہوئے مسلسل کئی صدیاں گزر چکی تھیں۔ قرآن نے دنیا کو اخلاق کی تعلیم دی تھی۔ اصولِ مذہبیت اور علوم و حقائق سکھلائے اور ظالموں کو رحمدل اور وحشیوں کو پرہیزگار بنا دیا اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی تو انسانی اخلاق تباہ ہو جاتے اور دنیا کے باشندے برائے نام انسان رہ جاتے۔"

(گائیڈنس آف دی ہولی قرآن)

مسٹر گبن

"ہر انصاف پسند آدمی اس حقیقت کا

اقرار کرنے کے لئے مجبور ہے کہ قرآن ایک بے نظیر قانونِ ہدایت ہے۔ اس کی تعلیمات فطرتِ انسانی کے مطابق ہیں اور وہ اپنے اثر کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز مقام رکھتا ہے۔ اس نے وحشی عربوں کی زبردست اصلاح کی۔ ہمدردی کے جذبات سے ان کے دلوں کو معمور کر دیا۔ اور قتل و خونریزی کو ممنوع قرار دیا۔ یہ ان کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔"

(دی ہسٹری آف دی اسلام صفحہ ۲۲)

مسٹر جان ڈیون پورٹ

"قرآن نے مذہبی رسوم سے لیکر حیاتِ روزمرہ کے افعال، روحانی نجات سے جسمانی صحت، اجتماعی حقوق سے انفرادی حقوق، شرافت سے دیانت اور دنیوی سزا سے لے کر اُخروی عقوبت تک تمام امور کو سلکِ ضابطہ میں منسلک کر دیا ہے۔"

(دی گریٹ ٹیچر)

کونٹ ہنری

"عقل بالکل حیرت زدہ ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہوا جو بالکل اُمی تھا۔"

(الاسلام)

پاپولر انسائیکلو پیڈیا

"قرآن کی زبان بلحاظ الفاظِ عرب نہایت فصیح ہے۔ اس کی انشائی خوبیوں نے اسے اب تک بے مثل اور بے نظیر ثابت کیا ہے۔ علاوہ ازیں احکام مطابق عقل و حکمت واقع ہوئے ہیں۔ اور اگر انسان انہیں چشمِ بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کو کفیل ہو سکتے ہیں۔"

(پاپولر انسائیکلو پیڈیا جلد ۷ صفحہ ۳۲۶)

(مرسلہ:۔ منور احمد محمود ۔ کاچھیلو ضلع تھرپارکر)

الفاظ کی صحیح ادائیگی کیجئے!

(۲)

دوسرے نمبر پر لفظ "تَعَاوُن" کو لیا جاتا ہے۔ اس سے ملتے جلتے الفاظ (یعنی ایسے الفاظ جو تعاون کی طرح پانچ حروف پر مشتمل ہوں ان کا پہلا حرف "ت" اور تیسرا حرف "الف" ہو) کی ادائیگی بالکل اسی طرح ہوگی جس طرح ہم "تعاون" کی کرتے ہیں یعنی پہلے دونوں حروف پر زبر، چوتھے پر پیش اور پانچویں پر جزم ہوگی۔ مثلاً تقابل، تعارف اور تصادم کی ادائیگی تَقَابُل۔ تَعَارُف اور تَصَادُم ہوگی۔ مشق کے لئے چند مزید الفاظ درج ہیں:۔

تعارض۔ تعاقب۔ تطابق۔ تشابہ۔ تساہل۔
تداخل۔ تدارک۔ تخالف۔ تجاوز۔ تبادل۔ تطاول۔
تقارب۔ تلازم۔ تغافل۔ تجاہل۔

نوٹ:۔ اس قاعدہ میں تفاوُت اور تجارِب مستثنیٰ ہیں۔

(باقی)

(راشد چودھری)

"پیشگوئی مصلح موعود"

"اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

(مکرم مولا بخش خان صاحب ـــ ڈیرہ غازی خان)

دنیا کو تاریک پا کر جب اللہ تعالیٰ اپنا نور اپنے مامورین، خلفاء اور مصلحین کے ذریعہ نازل کرتا ہے تو اس نور کو دنیا میں پھیلانے کی خاطر اور مامورین الٰہی کے مشن کو کامیاب و کامران کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی فوجیں آسمان سے نازل کرتا ہے۔ اور دنیا میں ایک ایسی رَو چلا دیتا ہے جو اُن کے مشن کی تکمیل میں ممد و معاون بنتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے"[1]۔ نیز فرمایا "خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے"[2] اور اپنے بارے میں فرمایا۔

"اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے"[3]۔ نیز فرمایا کہ اس وقت "آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے"[4]۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل قرار دیا ہے۔ پس آپؓ کے وقت میں بھی آسمان سے الٰہی انوار کا نزول ہوا۔ آپؓ کی مدد کے لئے فرشتوں کی فوجیں نازل ہوئیں اور آسمان میں ایک صورتِ انبساطی ظاہر ہوئی۔ اور ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا۔ تاکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مشن کی تکمیل ہو سکے۔ "مصلح موعود" کا ایک وصف یہ بیان کیا گیا تھا

---

[1] ضرورۃ الامام صفحہ ۲　[2] فتح اسلام۔ حاشیہ

[3] فتح اسلام۔ حاشیہ

[4] ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۲

کہ وہ "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔[1]
چنانچہ اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر جونہی آپؓ نے
۱۹۴۴ء میں "مصلح موعود" ہونے کا اعلان فرمایا
دنیا کی محکوم و مغلوب اور غلام قوموں کے اندر
آزادی کی لہر دَوڑ گئی اور "اسیروں کے رستگار"
مصلح موعودؓ کے وجود کی برکت سے اسیر قوموں
نے آزادی کا سانس لیا۔ اور آپؓ کے وجود کے
ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اُن بے شمار قوموں کو جو شیطان
کی غلامی میں روحانی لحاظ سے اسیر تھیں آزاد کیا۔
اور انہیں توحید حقیقی کی فضا میں آزادی کا سانس
لینا نصیب ہوا۔ نہ صرف روحانی لحاظ سے بلکہ ظاہری
طور پر بھی آپؓ محکوم قوموں کی آزادی کا باعث بنے۔

اس اجمال کی تفصیل کا آغاز سر دست
براعظم افریقہ سے کیا جاتا ہے۔ جو کہ رقبہ کے لحاظ
سے تمام براعظموں میں دوسرے نمبر پر ہے اور
پوری زمین کے تئیس فیصد حصہ پر پھیلا ہوا ہے
نیز دنیا کی کُل آبادی کا آٹھ فیصد حصہ یعنی تیس کروڑ
انسان اس میں آباد ہیں۔

سترھویں صدی عیسوی میں برطانوی، ولندیزی
اور پرتگالی اقوام نے براعظم افریقہ پر ڈورے
ڈالنے شروع کئے۔ شروع شروع میں ان اقوام نے
ساحل سمندر پر بسنے والوں سے سیر و سیاحت کے
بہانے چند سیاسی مراعات حاصل کر لیں بعد ازاں
انہوں نے تدریجاً اندرون ملک میں پھیلنا شروع
کر دیا۔ اور جب کچھ طاقت اور اقتدار حاصل
ہو گیا تو انہوں نے سرزمین افریقہ میں غلاموں کی
خریداری کا کاروبار شروع کر دیا اور ان غلاموں
کو بیرونی ممالک میں دیگر اجناس کی طرح برآمد کرنے
لگے۔ چنانچہ مشہور امریکی مؤرخ اے۔ بی۔ ڈوبائے
کی مستند روایت کے مطابق یورپین اقوام نے براعظم
افریقہ سے دس کروڑ انسانوں کو غلام بنا کر اپنے
ممالک میں بھیجا اور یہ غلام دوبارہ اپنے وطن کو واپس
نہیں لوٹ سکے۔ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ صرف
ان غلاموں کو افریقہ سے نکال کر غیر ممالک میں بھیجنے
کے لئے لیورپول کمپنی کے پاس ۱۸۷۴ء میں ۸۷۰ بحری
جہاز موجود تھے۔

براعظم افریقہ پر اپنی اجارہ داری قائم رکھنے
کے لئے سامراجیوں نے اسے تاریک براعظم کا نام
دیا۔ اسے خوفناک درندوں اور خونخوار انسانوں
کا مسکن بتایا اور یہاں تک مشہور کر دیا کہ افریقہ
میں ایسے خطرناک درخت پائے جاتے ہیں کہ جن کی
خوراک انسانی گوشت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔
الغرض الف لیلہ کی ایک داستان تھی جو کہ اس
مظلوم براعظم کی طرف منسوب کی گئی۔ لیکن اس کے
برعکس سرزمین افریقہ میں پائے جانے والے قدرتی
ذخائر قیمتی دھاتیں مثلاً ہیرے، سونا، چاندی،
تانبا، لوہا، سیسہ، کوئلہ اور گیس وغیرہ کا ذکر تک نہ
کیا گیا۔ اور ان سب سے بڑھ کر قیمتی دھات یورینیم

[1] اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔

کو یکسر فراموش کر دیا جو کہ ایٹم بم کی تیاری کے لئے جزو اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسے ہی افریقہ میں پائی جانے والی نہایت ہی زرخیز اور سرسبز زمینوں، خوبصورت وادیوں، پھلدار درختوں، جنت نظیر خطوں، نہایت ہی قیمتی جڑی بوٹیوں سے مالا مال پہاڑوں، سونے سے بھی بڑھ کر قیمتی پانی دستیاب کرنے والے دریاؤں، برقیات کے ذخائر اور آبی وسائل مہیا کرنے والی مچلتی ہوئی آبشاروں کو جان بوجھ کر پردۂ اخفا میں رکھا گیا۔ کیونکہ سامراجی اقوام کی بہتری انہی وسائل سے وابستہ تھی۔ ان سامراجیوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ براعظم افریقہ کو ابدالآباد تک اپنے پنجۂ استبداد میں پکڑے رکھیں گے اور اس کی معدنی، زرعی اور افرادی طاقت کے بل بوتے پر اپنے ممالک کو سائنس، ٹیکنالوجی اور زراعت وغیرہ میں عروج و ارتقاء سے ہمکنار کریں گے مگر

آں چہ خیال اندو در فلک چہ نوشتہ تقدیر

یہ عجیب بات ہے کہ کرۂ زمین پر بسنے والے محکوم و مغلوب اور مجبور و مقہور انسان سینکڑوں سالوں تک غیر ملکیوں اور سامراجیوں کے ظلم و جبر اور بربریت و استبداد کا نشانہ بنتے رہے لیکن انہوں نے اس تمام عرصہ میں آزادی اور خود مختاری کی آواز تک بلند نہ کی۔ لیکن جونہی اسیروں کی رستگاری کے موجب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو چشم فلک نے ملاحظہ کیا کہ اقوام عالم میں بیداری، آزادی اور خودداری کی ایک ہمہ گیر لہر دوڑ گئی جس نے آناً فاناً پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس کے نتیجہ میں صدہا سالوں کے اسیر رستگاری اور دولتِ آزادی سے مالا مال ہوئے۔

براعظم افریقہ کے آزاد ہونے والے ممالک کا ایک مختصر گوشوارہ پیش کیا جاتا ہے:۔

نمبر شمار	ممالک	رقبہ	آبادی	معدنی و زرعی دولت	سابقہ قابض ممالک	سن آزادی
۱	لیبیا	۶۷۹۳۶۰	۱۲,۷۰,۰۰۰	زیتون۔ بادام۔ انگور۔ پٹرول وغیرہ	فرانس و برطانیہ	۱۹۵۱ء
۲	سوڈان	۹۶۷۴۹۱	۱,۲۸,۳۱,۰۰۰	کپاس۔ زیتون۔ کھجور۔ کھالیں	برطانیہ و مصر	۱۹۵۶ء
۳	مراکش	۱۷۴۴۷۱	۱,۲۳,۶۶,۰۰۰	فاسفیٹ۔ مینگانیز۔ تانبہ۔ سکہ۔ پٹرول	فرانس و سپین	۱۹۵۶ء
۴	ٹیونس	۵۸۰۰۰	۴۲,۰۰,۰۰۰	گندم۔ پھل۔ مویشی۔ انگور۔ لوہا۔ فاسفورس	فرانس	۱۹۵۶ء
۵	گنی	۹۴۹۲۶	۲۲,۵۷,۰۰۰	ہیرے۔ سونا۔ کافی۔ پھل۔ لوہا	فرانس	۱۹۵۸ء
۶	کیمرون	۱۸۳۳۷۶	۴۱,۲۵,۰۰۰	ایلومینیم۔ کافی۔ کیلا وغیرہ	فرانس	۱۹۶۰ء
۷	وسطی افریقن ریپبلک	۲۴۱۶۹۹	۱۲,۵۰,۰۰۰	ہیرے۔ کافی۔ کپاس۔ لکڑی۔ تیل	فرانس	۱۹۶۰ء
۸	ٹوگولینڈ	۲۱۸۵۳	۱۵,۶۳,۰۰۰	کپاس۔ کافی۔ ناریل۔ تیل	فرانس	۱۹۶۰ء
۹	سومالیہ	۲۴۶۲۰۱	۳۰,۰۰,۰۰۰,۰۰۰	گوند۔ مویشی۔ کیلا۔ مچھلی	برطانیہ	۱۹۶۰ء

نمبر شمار	ممالک	رقبہ	آبادی	معدنی و زرعی دولت	سابقہ قابض ممالک	سن آزادی
۱۰	داہومی	۴۴,۶۰۰	۲۲,۴۴,۰۰۰	زیتون۔کافی۔مونگ پھلی۔تیل	فرانس	۱۹۶۰ء
۱۱	اپر وولٹا	۱۱۰,۰۰,۰۰۰	۴۵,۰۰,۰۰۰	کپاس۔چاول۔لکڑی۔مویشی	فرانس	۱۹۶۰ء
۱۲	آئیوری کوسٹ	۱۲۷۵۲۰	۳۷,۵۰,۰۰۰	کافی۔کوکو۔زیتون۔کپاس۔چاول	فرانس	۱۹۶۰ء
۱۳	چاڈ	۴۹۵۰۰۰	۴۰,۰۰,۰۰۰	کپاس۔مچھلی۔چقندر۔مویشی	فرانس	۱۹۶۰ء
۱۴	گیبون	۱۰۲۳۱۷	۵,۰۰,۰۰۰	پلائی ووڈ۔پٹرول۔سونا۔لوہا۔مینگانیز	فرانس	۱۹۶۰ء
۱۵	سینی گال	۹۶۱۲۴	۲۳,۶۰,۰۰۰	المونیا سلفیٹ۔فاسفورس	فرانس	۱۹۶۰ء
۱۶	مالی	۴۶۵۰۰۰	۴۳,۹۴,۰۰۰	چاول۔کپاس۔مویشی۔مونگ پھلی	فرانس	۱۹۶۰ء
۱۷	نائیجر	۴۸۹۲۰۰	۳۱,۰۰,۰۰۰	تیل۔مویشی۔کھالیں۔چمڑا	فرانس	۱۹۶۰ء
۱۸	نائیجیریا	۳۵۶۶۶۹	۳,۷۲,۱۳,۰۰۰	کولمبائیٹ۔سونا۔لوہا۔چاندی۔سیسہ۔ربڑ۔[illegible]	برطانیہ	۱۹۶۰ء
۱۹	ماریطانیہ	۴۱۹۲۲۹	۷,۸,۰۰۰	گوند۔مویشی۔کھجور۔تانبا۔لوہا۔مچھلی	فرانس	۱۹۶۰ء
۲۰	سیرالیون	۲۷۰۰۰	۲۱,۸۳,۰۰۰	ہیرے۔لوہا۔کافی۔کروم۔تیل۔کوکو	برطانیہ	۱۹۶۱ء
۲۱	الجزائر	۹۱۷۵۳۷	۱۰۷,۸۴,۳۰۹	پٹرول۔جو۔انگور۔فاسفیٹ	فرانس	۱۹۶۲ء
۲۲	برونڈی	۱۰۷۴۴	۲۶,۰۰,۰۰۰	کافی۔کھالیں۔مویشی وغیرہ	بلجیم	۱۹۶۲ء
۲۳	روانڈا	۱۰۱۶۶	۳۰,۰۰,۰۰۰	مویشی۔تمباکو۔کافی وغیرہ	بلجیم	۱۹۶۲ء
۲۴	یوگنڈا	۹۳۹۸۱	۷۲,۰۰,۰۰۰	تانبا۔قلعی۔کوبالٹ۔کپاس۔چائے	برطانیہ	۱۹۶۲ء
۲۵	کانگو برازویل	۱۳۴۷۴۹	۸,۲۰,۰۰۰	کوکو۔سیسہ۔تیل۔جنگلات	فرانس	۱۹۶۰ء
۲۶	کانگو لیوپولڈویل	۹۰۵۰۶۳	۱۵۰,۰۷,۰۰۰	تانبا۔سونا۔چاندی۔قلعی۔ہیرے	بلجیم	۱۹۶۰ء
۲۷	گھانا	۹۲۱۰۰	۷۳۴۰۰۰	سونا۔ہیرے۔مینگانیز باکسائیٹ	برطانیہ	۱۹۶۰ء
۲۸	ملاگاسی	۲۳۰۰۳۵	۵۹۳۹۰۰۰	گنا۔کافی۔چاول۔کساوا	فرانس	۱۹۶۰ء
۲۹	ملاوی	۴۸۴۷۹	۳۹,۰۰,۰۰۰	ربڑ۔تمباکو۔سویابین	برطانیہ	۱۹۶۴ء
۳۰	کینیا	۲۲۴۹۶۰	۸۸,۴۷,۰۰۰	چائے۔کافی۔چمڑا	برطانیہ	۱۹۶۳ء
۳۱	تنزانیہ	۳۶۳۷۲۰۸	۱۰۵,۷۸,۱۰۰	کافی۔ہیرے۔لونگ۔کپاس	برطانیہ	۱۹۶۴ء
۳۲	گیمبیا	۴۰۰۵	۳,۲۴,۰۰۰	مونگ پھلی۔مچھلی۔چقندر	برطانیہ	۱۹۶۵ء
۳۳	زمبیا	۲۹۰۵۸۶	۳۶,۰۰,۰۰۰	تانبا۔سیسہ۔کوبالٹ۔زنک	برطانیہ	۱۹۶۴ء
۳۴	ماریشس	۷۲۰	۵,۰۰,۰۰۰	چائے۔تمباکو۔ناریل۔شراب	برطانیہ	۱۹۶۸ء

یہ وہ چونتیس ۳۴ افریقی ممالک ہیں جنہوں نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات (۱۹۶۵ء) تک طوق اسیری کو خیر باد کہہ کر خلعت رستگاری کو زیب تن کیا[۱]۔ ایک زمانہ تھا جبکہ افریقن باشندوں کو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح غیر ملکی باشندے ہانکتے پھرتے تھے۔ اور اس وقت یہ مظلوم و بےبس انسان اپنی آواز تک بلند نہیں کر سکتے تھے لیکن آج یہی افریقن اقوام اسیروں کی رستگاری کے موجب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود کی برکت سے آزادی کی فضاء میں سانس لے رہی ہیں۔ بلکہ جمعیت اقوام عالم میں ایک اہم طاقت ہونے کی وجہ سے روس اور امریکہ کے لئے ایک مسئلہ بن گئی ہیں۔ امریکہ کی یہ کوشش ہے کہ افریشیائی عوام اس کے ساتھ ہوں اور روس یہ چاہتا ہے کہ افریقی اقوام اس کی قیادت کو تسلیم کر کے اُس کے دست و بازو بن جائیں۔ ادھر چین ایک خاص انداز کے ساتھ افریقی عوام کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہا ہے۔ غرضیکہ امریکہ روس اور چین یہ محسوس کر رہے ہیں کہ جس بڑی طاقت کو افریشیائی عوام کا ساتھ اور تعاون حاصل ہوگا وہ دنیا کی عظیم طاقت متصور ہوگی۔ چنانچہ عالمی طاقتیں اس کوشش میں ہیں کہ وہ براعظم افریقہ کے زیادہ سے زیادہ ممالک کو اپنے ساتھ ملا لیں +

[۱] ماریشس کی جدو جہد آزادی کا نتیجہ ۱۹۶۸ء میں نکلا۔

عربی اُردو بول چال!

اردو	عربی
خالد:۔ خوش آمدید بھائی جان۔	مَرْحَبًا بِأَخِي الْعَزِيْزِ۔
مجید:۔ خوش آمدید۔ کل آپ تشریف نہیں لائے؟	مَرْحَبًا۔ مَا تَشَرَّفْتَ بِالْأَمْسِ؟
خالد:۔ مجھے افسوس ہے ایک ضروری کام کی وجہ سے نہ آسکا۔	إِنِّي مُتَأَسِّفٌ عَلَى ذٰلِكَ مَا اسْتَطَعْتُ لِأَجْلِ أَمْرٍ هَامٍّ۔
مجید:۔ کوئی بات نہیں۔ اب کہاں جا رہے ہیں؟	لَا بَأْسَ۔ أَيْنَ ذَاهِبٌ الْآنَ؟
خالد:۔ بازار جا رہا ہوں۔	إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى السُّوْقِ۔
مجید:۔ کس لئے؟	لِمَاذَا؟
خالد:۔ کچھ چیزیں خریدنے کے لئے۔	لِشِرَاءِ بَعْضِ الْأَغْرَاضِ۔
مجید:۔ ٹھیک ہے۔	طَيِّبٌ۔
خالد:۔ لیکن مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں اس شہر میں نیا ہوں۔	وَلٰكِنِّي مُحْتَاجٌ إِلَى مُسَاعَدَتِكَ لِأَنِّي غَرِيْبٌ فِي هٰذَا الْبَلَدِ۔

(راشد چودھری)

ارضِ بلالؓ کا شاندار مستقبل

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم ۔ گھٹیالیاں)

"سالانہ اجتماع سے مَیں نے کیا پایا!"

سالانہ اجتماع کے بعد خدام اِس موضوع پر اپنے مضامین لکھ کر بھجوائیں۔ بہترین مضمون ماہِ نبوت (نومبر) کے شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ گزشتہ شمارہ میں "ارضِ بلالؓ کا شاندار مستقبل" کے موضوع پر خدام کو مضامین لکھنے کی دعوت دی گئی تھی لیکن ہمیں افسوس ہے کہ اس موضوع پر بہت کم مضامین موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے بہترین مضمون پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

کون نہیں جانتا کہ ارضِ بلالؓ ــــ افریقہ ــــ طویل عرصہ تک انگریزوں کے زیرِ نگیں رہی ہے اور انہوں نے افریقی دولت سمیٹ کر اپنے ملک کے خزانے بھر لئے اور اہلِ افریقہ کو ہر نوع کی ترقی و خوشحالی سے محروم کر دیا۔ نہ اُن کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ سوچا اور نہ ہی عزت و وقار کی زندگی گزارنے کا انہیں حق دیا۔

ان مظلوم و بے بس اقوام کی علمی ترقی کے لئے تعلیمی اداروں کا قیام اور انہیں بھوک و افلاس اور بیماری سے بچانے کے لئے ضروری ترقیاتی پروگراموں اور طبی مراکز کا اہتمام تو درکنار ــــ سفید فام انگریز اور عیسائی اقوام نے افریقی باشندوں کو ذہنی و جسمانی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا اور نفرت و حقارت کا ایسا بھیانک اور مکروہ سلوک اُن سے روا رکھا کہ سرزمینِ افریقہ کے اصل باشندے اور حقیقی وارث محکومی و مظلومی کے عالم میں اچھوتوں سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔ معاملہ فقط نفرت و حقارت تک ہی محدود رہتا تو شاید قابلِ برداشت ہوتا، ان درندہ صفت سامراجی اقوام نے اہلِ افریقہ پر انسانیت سوز مظالم توڑنے شروع کر دیئے۔ اور اُن معصوم فطرت، سعادت مند دل رکھنے والے افریقیوں کو تختۂ مشق بنانا اور تہ تیغ کرنا شروع کر دیا۔ بیچارے افریقیوں کی حالت بڑی ہی قابلِ رحم تھی کہ اُن کے اپنے ہی ملک میں باہر سے آ کر اُن پر مسلط ہونے والی ایک غیر قوم نے اُن کا جینا اُن پر حرام کر رکھا تھا مگر انہیں فریاد تک کرنے کا حق حاصل نہ تھا اور

کوئی ایسی عدالت نہ تھی جہاں وہ طالبِ انصاف
ہونے کی جرأت کر سکتے۔

دنیا کے تاریک ترین براعظم افریقہ میں اپنی
پیدا کردہ مخلوق کو انتہائی کس مپرسی اور بے بسی کے
عالم میں دیکھ کر خالق و مالکِ کائنات کی رحمت اور
غیرت جوش میں آئی۔ غیرتِ حق نے چاہا کہ افریقہ کی
مظلوم اقوام کو انگریز اور عیسائی اقوام کے جابرانہ
تسلط سے نجات دلائی جائے اور رحمتِ الٰہی نے
تقاضا کیا کہ ان مجبور و مقہور اقوام پر اسلام کے ابرِ
رحمت کو برسایا جائے۔ چنانچہ آسمان کا یہ فیصلہ زمین
پر نافذ ہوتا ہے اور نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کا موعود لختِ
جگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ـــــ ہاں وہی
دل کا حلیم اور اسیروں کا رستگار اس امر کا عزم بالجزم
کر لیتا ہے کہ وہ قومِ بلالؓ کو دنیا کے محسنِ اعظم
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمدردی و محبت،
مساوات اور اُمید و رحمت کا پیغام یعنی اسلام کا
زندگی بخش جام پلا کر دم لے گا۔ ایک حدیث نبویؐ
کو پڑھ کر آپؓ کی رُوح بے قرار ہو جاتی ہے اور
آج سے پچاس برس قبل آپؓ براعظم افریقہ میں تبلیغِ
اسلام کا آغاز فرماتے ہیں تاکہ جہاں ایک طرف اہلِ
افریقہ غلامی و نفرت اور ظلم و جبر کے بتوں کی غلامی
سے آزادی حاصل کر کے اسلام کے راحت بخش
ٹھنڈے سایہ تلے آ کر عزت و وقار اور محبت و پیار
کی زندگی کو پا سکیں اور ترقی و فلاح کی شاہراہ پر
گامزن ہو سکیں وہاں وہ اپنے عظیم بھائی حضرت
بلالؓ کی طرح اسلام کے فدائی بن کر خدمت گذارانِ
دین و پاسبانِ حرم بھی بن جائیں۔

دراصل اسلام کا ہمدردی و غمگساری، محبت
و مساوات اور امن و امید کا پیغام ارضِ بلالؓ
(افریقہ) کے شاندار مستقبل کا ضامن ہے۔ اسلام کا
یہ حسین پیغام اہلِ افریقہ کے قلوب کو حیرت انگیز طور
پر فتح کر رہا ہے۔ وہ لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ مبشرینِ
اسلام نے اُن پر ایک نئی راحت بخش، عزت افزا
اور جنت نظیر دنیا کے دروازے کھول دیئے ہیں۔
وہ بڑی سرعت سے دینِ اسلام میں داخل ہو رہے
اور انسانیت کی توہین و تذلیل کرنے والے نام نہاد
سفید فام لوگ حیرت کے ساتھ یہ انوکھا تماشا دیکھ
رہے ہیں کہ وہی افریقی جن سے بات کرنا تو درکنار
جن کی شکل تک دیکھنا وہ پسند نہیں کرتے تھے آج
وہ احمدی مبلغین اور افسروں کے ساتھ مل کر بیٹھتے
اور ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ جماعتِ
احمدیہ کے مبلغین کے ذریعہ اسلام جس تیزی کے ساتھ اہلِ
افریقہ کے دلوں کو مسخر کر رہا ہے اور عیسائیت کو
جس بُری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اُس کا
تجزیہ کرتے ہوئے امریکہ کا مشہور ہفت روزہ رسالہ
"لائف" لکھتا ہے:۔

"حالت یہ ہے کہ عیسائیت قبول
کرنے والے ایک شخص کے مقابلہ
میں دس حبشی اسلام قبول کرتے ہیں۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ
مغربی افریقہ میں اب اسلام کو
واضح طور پر حبشیوں کا مذہب قرار
دیا جاتا ہے۔"
("لائف" ۸ راگست ۱۹۵۵ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت مغربی
افریقہ کے صرف ایک ملک گھانا میں پانچ لاکھ سے
زیادہ افراد حلقہ بگوشِ احمدیت یعنی حقیقی اسلام
ہو چکے ہیں اور اس ملک میں ۴۰۲ باقاعدہ احمدی
جماعتیں، ۱۷ مشن، ۲۸ تعلیمی ادارے اور ۴۷ مساجد
قائم ہو چکی ہیں۔ مشرقی، مغربی اور جنوبی افریقہ میں
مجموعی طور پر اس وقت تک قریباً پونے تین صد
مساجد، ۶۹ مدارس، ۲۸ مشن اور آٹھ اخبارات و
رسائل جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تبلیغِ اسلام اور اہلِ افریقہ
کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد
طبی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ اس وقت سیدنا حضرت
امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت "نصرت جہاں
ریزرو فنڈ" کا قیام ہو چکا ہے جس کے ذریعہ افریقہ
میں تعلیمی اداروں اور طبی مراکز کا ایک جال بچھا دیا
جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت اقدس نے اس
فنڈ کو ۲۶ لاکھ تک پہنچانے کی مبارک خواہش کا
اظہار فرمایا ہے۔ اس طرح نہ صرف قومِ بلال رضؓ کی
روحانی ترقی کا سامان ہو رہا ہے بلکہ اُن کی مادی
اور جسمانی ضروریات کو پورا کرنے اور اسلام کی
لازوال محبت و ہمدردی کا عملی ثبوت بھی مہیا کیا
جا رہا ہے۔

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ
جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفۂ
برحق نے بنفسِ نفیس افریقہ تشریف لے جا کر اُن
اقوام کو اُمید و رحمت اور محبت کا عظیم پیغام دیتے
ہوئے یہ خوشخبری سُنائی ہے کہ ان کو عزت و رفعت
اور ترقی کا مقام نصیب ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہے:۔

"آپ کی رُوحیں بہت پیاری
رُوحیں ہیں۔ آپ دُنیا کی کسی قوم
سے کم نہیں۔ یاد رکھیں سب انسان
اللہ تعالیٰ کی نظر میں برابر ہیں۔
انشاء اللہ اب آپ انسان کی نظر
میں بھی برابر ہو کر رہیں گے۔ ایک
عظیم دن طلوع ہو چکا ہے اور
وہ آپ کی عزت و تکریم کا دن
ہے۔ اب آپ کے خلاف
امتیازی سلوک روا نہیں رکھا
جا سکتا۔ ..... آپ کامیاب
ہوں گے اور دُنیا کی لیڈری آپ
کے ہاتھ میں ہوگی۔"

حضور نے مزید فرمایا:۔

"آپ سے ناجائز فائدہ
اُٹھانے والے اپنی غلطی کو تسلیم
کر لیں گے اور آپ کو عزت کے

ساتھ برابری کا 'برابر کی ترقی کا حق ضرور ملے گا ... میں آپ کے چہروں میں مستقبل کے عظیم لیڈروں کے چہرے دیکھ رہا ہوں ... میرا پیغام امید کا پیغام ہے۔ اُٹھو اور دلوں میں علم و ایمان کی شمعیں روشن کردو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی روشنی آپ کو مل جائے تو آپ نہ صرف دنیا کے بہترین سائنسدان اور عالم بلکہ دنیا کے بہترین انسان بن جائیں گے۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۷۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ افریقہ سے واپس آکر فرمایا ہے کہ اس وقت احمدیت اسلام کی جو روحانی جنگ لڑ رہی ہے اس کے دو بڑے محاذ ہیں ایک دہریت اور دوسرے عیسائیت۔ اور فرمایا ہے کہ عیسائیت کے خلاف جنگ کا فیصلہ افریقہ کی سرزمین میں ہوگا۔

پس حضور کے ان ارشادات کی موجودگی میں اس امر میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ ارضِ بلال کا مستقبل اسلام سے وابستہ ہو چکا ہے۔ اور اسلام افریقہ میں بڑی سرعت سے غالب آرہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ اسلام سرزمین افریقہ میں عیسائیت پر غالب آکر اس مذہب کو ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت کردے گا۔ اے خدا! وہ دن جلد لا ــــ آمین٭

تبصرہ

"بخارِ دل"

بخارِ دل از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جو حال ہی میں مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب مندرجہ ذیل اوصاف کے باعث اس قابل ہے کہ ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہو۔

- تصوف و معرفت سے لبریز اشعار
- سہل کلام
- عمدہ اور شیریں زبان
- نوجوانوں اور بچوں کیلئے تربیتی نظمیں
- تاریخ سلسلہ
- عمدہ طباعت

قیمت: تین روپے

ملنے کا پتہ:-

- محمد احمد اکیڈیمی ۸ رام گلی ۳ لاہور
- دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

تاریخ ہند

ہندوستان کی قدیم تاریخ کی عدم موجودگی اور اسکی وجوہات!

(مکرم جمعدار فضل الدین صاحب کمبوہ حمزہ ۔ ربوہ)

یورپین مؤرخ ہندوستان اور ہندوؤں کی قبل از عہدِ اسلام تاریخ کی عدم موجودگی کا بجا طور پر افسوس کرتے ہیں[1] اور ہر ایسا شخص جس کو تاریخ سے تھوڑی بہت دلچسپی ہے اس کمی کو رنج و حسرت کی پوری شدت کے ساتھ محسوس کریگا۔ رنج اس لئے کہ پرانے ہندوؤں نے اِس فن کی تکمیل بلکہ تاسیس کی طرف قدم نہیں اُٹھایا جس کے باعث ہندو قوم کے تاریخی حالات بالکل تاریکی میں ہیں۔ اس مقام پر پہنچ کر حیرت ہوتی ہے کہ قدیم ہندو بزرگوں نے جو اکثر فنونِ لطیفہ اور صنایع بدیعہ کے موجد ہونے کا فخر رکھتے ہیں کیوں اس فن کو بھی اوجِ کمال پر نہ پہنچایا اور اِس میدان کو خالی چھوڑ دیا۔ ساتھ ہی ہر صاحبِ ذوق مجبور ہوتا ہے کہ اِس کوتاہی کی وجوہ تلاش کرے۔

حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تاریخی حالات خاص اغراض کے ماتحت دانستہ قلمبند نہیں کئے گئے یا ضرورت تھی کہ قلمبند نہ کئے جائیں۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ برہمن قوم ابتداء سے ہندوؤں بالخصوص آریہ ہندوؤں پر حاوی رہی ہے۔ انہوں نے سیاسی مذہبی اور قومی معاملات میں تمام ملک و قوم پر اپنا تفوق قائم رکھا۔ اور اگر کبھی اس فوقیت میں کچھ نقص پڑا تو جس طرح بن سکا نہایت دانائی سے اس نقص کے ازالہ کے لئے مناسب تدابیر اختیار کیں۔ کسی دوسری قوم کو برہمنوں نے اپنی اس برتری میں حصہ دار ہونے کا موقع نہیں دیا۔ ویدوں کی تعلیم اور دیگر مذہبی رسوم کی ادائیگی بلکہ لکھنے پڑھنے میں بھی حتی الوسع دیگر افرادِ ملت کو علیحدہ رکھا اور عوام و خواص کی ذہنیتوں کو ہمیشہ ایسے قالب میں ڈھالے رکھا کہ جس کے سبب برہمن قوم کی حیثیت عموماً راجوں مہاراجوں سے بھی اعلیٰ ہوگئی۔

چونکہ آریوں کی آمد کے بعد مختلف گروہ اور قومیں ہندوستان پر حملہ آور ہوتی رہیں اور ان کے مذاہب و مراسم کا آریہ ہندوؤں اور برہمنوں کے عقائد سے تصادم ہوتا تھا اس لئے ایسے نازک نقصان میں برہمنوں نے ان نئی قوموں کے عقائد کو بھی اپنے اعتقادات میں مدغم کر لیا۔

---

[1] تاریخ ہند قدیم صلا تا صلا

اور اس طرح تھوڑی ہی مدت میں آریہ قوم کو بھی ہندوؤں میں جذب کر کے مذہبی اعتبار سے اپنے ماتحت کر لیا۔ یہ سلسلہ ہزاروں سال سے جاری ہے اور یہی وجہ ہے کہ اب ہندو مذہب ایک عجیب معجون مرکب مذہب بن گیا ہے جس میں ہزاروں دیوتا معبود ہیں اور سینکڑوں قسم کے مختلف النوع عقائد و رسوم اس میں شامل ہیں اور ایک ایسی ہندو قوم وجود میں آگئی جس کی کوئی جامع تعریف کسی مؤرخ سے بن نہیں آئی۔

یہ تمام حملہ آور قومیں تاریخ کی عدم موجودگی کے سبب اپنا علیحدہ علیحدہ وجود بھول چکی ہیں۔ اور ان سے وہ مغائرت اور منافرت بالکل جاتی رہی ہے جو اس وقت یقیناً موجود ہوگی جب انہوں نے ہندو آریوں پر حملہ کر کے انہیں مغلوب کیا۔

چونکہ حملہ آور غالب قوم کو اپنے آپ میں جذب کرنے کے لئے ان سے رواداری برتنا اشد ضروری تھا اور اختلافی امور اور باہمی نااتفاقیوں کا مفصل ذکر جو عرفِ عام میں تاریخ ہی کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے حصولِ مقصد کے یکسر خلاف تھا اس لئے بھی یہ تمام واقعات بھلا دینے کے قابل تھے کیونکہ ان کا یاد رکھنا اس ادغام کو نقصان پہنچانا تھا۔ پس یہ باعث ہے کہ برہمنوں نے تاریخ کا مدون کرنا غیر ضروری بلکہ مضر خیال کر کے ترک کر دیا ہوا ہے جس طرح موجودہ دورِ حکومت میں ہندوستان میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ظاہر کرنے والا کوئی ہندو مؤرخ موجود نہیں ہے۔ اور یہ امر بھی برہمنوں کی سازش ہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ پس جس طرح قدیم ہندوستان کی کوئی تاریخ نہیں اب جدید ہندوستان کی بھی کوئی تاریخ نہیں ہے۔

ہندوستان میں انگریزی حکومت سے بیشتر مسلمان بادشاہوں نے ہندوؤں پر کم و بیش ایک ہزار سال تک احسانات کئے اور ان کو قعرِ مذلت سے نکال کر اوجِ ترقی پر لے جانے کے لئے کوششیں کی ہیں اس کا بدلہ اب ہندو ان کو ہندو تاریخ کے ضائع کرنے کے الزام سے دے رہے ہیں۔ اور یہ الزام ایسا بے بنیاد ہے کہ باوجود اس کے کہ مسلمانوں نے دُنیا کے اکثر ممالک پر حکومتیں کی ہیں ہندوؤں میں سے تعلیم یافتہ طبقہ ثابت کر ہی نہیں سکتا کہ کسی اَور ملک کی تاریخ بھی مسلمانوں نے ضائع کر دی تھی۔

قطع نظر دوسرے مسلمان حکمرانوں کے حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ان کا خاص ندیم علامہ محمد البیرونی غزنوی حملوں کے وقت لشکر کے ساتھ ہی ہندوستان آیا اور ہندوستان میں برسوں رہ کر برہمن علماء کی شاگردی کر کے سنسکرت زبان سیکھی۔ پھر نہایت تندہی اور بے تعصبی سے کئی برس میں بعد تنقید اور تجریح کتاب الہند لکھ کر ہندوستان پر احسان کیا۔ اس کتاب کے سوا قدیم ہند کی کوئی اَور تاریخ دنیا میں نہیں ہے۔

علامہ البیرونی نے ہندوستان میں ہندوؤں میں رہ کر جو جامع اور مختصر تاریخِ ہند لکھی ہے اس کا لبِّ لباب یہ ہے کہ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان کے حدودِ اربعہ کے باہر کوئی دُنیا نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے ملک کے حدودِ اربعہ سے باہر نکلنا اپنی مکتی کے برخلاف اور ہمیشہ کی نرک (دوزخ) خیال کرتے تھے۔ چنانچہ البیرونی نے اس زمانہ کے ہندوؤں کا نقشہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کھینچا ہے جو روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۲ سے درج ذیل ہے:۔

"ہندو عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے مُلک کے علاوہ کوئی ملک نہیں، ان کی قوم جیسی کوئی قوم نہیں۔ ان کے بادشاہ جیسا کوئی بادشاہ نہیں۔ ان کے مذہب جیسا کوئی مذہب نہیں۔ ان کے علوم جیسے کوئی علوم نہیں۔ وہ (ہندو) پرلے درجے کے متکبر، احمق، مغرور، خود پسند اور بھونڈو ہیں۔ وہ فطری طور پر دوسروں کو وہ باتیں بتانے میں بخیل ہیں جو وہ جانتے ہیں اجنبیوں کو ہی نہیں بلکہ وہ اپنے لوگوں ہی میں دوسری ذات کے لوگوں سے بھی اُن کو چھپاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اُن کے مُلک کے سوا کوئی قوم علوم کی ماہر نہیں ہے۔ ان کی رعونت یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ اگر تم انہیں بتاؤ کہ خراسان اور ایران میں علوم اور عالم لوگ ہوتے ہیں تو وہ تم کو نادان اور جھوٹا سمجھتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"

یہ ہے مختصر مگر جامع تاریخ ہندو قوم کی یہی وہ قوم ہے جس کا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شودر وید سُن پائے تو اُس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دیا جائے۔ اور اگر کوئی شودر وید پڑھ لے تو اس کی آنکھیں نکلوا دینی چاہئیں۔۔

ہندوؤں کی ذہنیت برہمنوں نے خاص طور پر منوجی مہاراج نے چار ورن برہمن، کشتری، ویش اور شودر میں تقسیم کر کے ایسی بنا دی ہوئی ہے کہ وہ اپنے دو مخالفوں کو لڑا کر اپنا بچاؤ کر لینے کے عادی ہو چکے ہیں۔

مثال کے طور پر اگر کسی ہندو کو گھر میں سانپ نظر آجائے تو وہ ہمسایہ مسلمان کے گھر میں بھاگ کر جائے گا اور کہے گا کہ ہمارے گھر میں سرپ دیوتا (سانپ) آ گیا ہے۔ سانپ کو وہ دیوتا تو حقیقتاً نہیں سمجھتا، اسے اپنا دشمن ہی سمجھتا ہے اور ہمسایہ مسلمان کو بھی دشمن ہی سمجھتا ہے۔ یہ بات کہنے سے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اگر مسلمان نے سانپ مار دیا تو بھی ایک دشمن مارا گیا اور اگر سانپ نے مسلمان کو ڈس کر اسے فنا کر دیا تو بھی ہمارا ایک

دشمن مارا گیا۔ یہ ہندو پالیسی ہے۔

پاکستان بننے کے وقت سکھ بھی جو توحید پرست تھے اور مسلمان بھی، ان دونوں قوموں کو کروڑوں دیوتا ماننے والے ہندو دشمن ہی سمجھتے تھے۔ اسی لئے ہندو جن کی ہندوستان میں کثرت تھی انہوں نے سکھوں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنا کام نکال لیا۔ پہلے سکھوں کے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے مگر آخر پر انہیں ٹھن ٹھن گوپال مندر کی گھنٹی بھی نہ دی۔

اسی طرح منوجی مہاراج (برہمن) نے قوم کمبوہ کو کشتری قوم میں شامل کر دیا کہ ضرورتاً دشمنوں کے مقابلہ میں انہیں قربانی کا بکرا بنایا جا سکے گا۔ مگر جب کمبوہوں نے کاشتکاری اور تجارت جیسے پیشے اختیار کر لئے تو انہیں شودروں میں شامل کر دیا گیا۔ گویا شودر ایک کفر کا فتویٰ ہے جسے چاہا لگا دیا۔ ان مندرجہ بالا تمام حقائق کے متعلق تاریخی واقعات کے ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں +

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا چودھواں سالانہ اجتماع ۱۱، ۱۲، ۱۳ تبوک (ستمبر) ۱۳۴۹ھش بمقام ٹیلرز گراؤنڈ ہوٹل منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں خدام اور اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔ کراچی کے علاوہ دیگر قریبی مجالس کے خدام سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

"دورہ مغربی افریقہ نمبر"

خالد کا آئندہ شمارہ "دورہ مغربی افریقہ نمبر" ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سالیہ دورہ مغربی افریقہ کے حالات، افریقہ میں حضور کے خطبات، اس دورہ کے تاثرات، افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات اور اس دورہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تحریکات وغیرہ کا بیان ہوگا۔ علاوہ ازیں اس نمبر میں دورہ کے دوران حضور کی تصاویر بھی شامل ہوں گی۔

خدام کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اس نمبر کیلئے

"دورہ مغربی افریقہ اور ہمارا فرض"

کے موضوع پر مضامین بھجوائیں۔

"خالد" کے خصوصی نامہ نگار

مجالس میں خالد کے خصوصی نامہ نگار مقرر کرنے کے لئے ادارہ کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل نامہ نگاروں کی منظوری محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ سے حاصل کی گئی ہے۔ دیگر مجالس بھی اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

مکرم شمس الدین صاحب التمش ڈرگ روڈ کراچی
" ناصر احمد صاحب صدیقی۔ ربوہ
" شاہد محمود صاحب عزیز۔ سیالکوٹ
" نثار احمد صاحب۔ سرگودھا +

کالجز کے طلباء سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا خطاب

محترم صدر صاحب نے ماہِ ظہور میں مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے کالجز کے احمدی طلباء سے اپنے خطابات[1] میں فرمایا کہ :-

"آپ مستقبل کا اعلیٰ تعلیمیافتہ طبقہ بننے والے ہیں۔ لازماً جماعتی اور قومی ذمہ داریوں کا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑے گا اسلئے ضروری ہے کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ اپنی دینی تعلیم کی تکمیل کی طرف بھی توجہ دیں۔ اس غرض کیلئے آپ کو قرآن مجید کا علم حاصل کرنا چاہیئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیں کہ آپ جبتک اپنی دینی تعلیم مکمل نہیں کرینگے اسوقت تک آپکے لئے یہ ممکن نہیں ہوگا کہ دنیا میں جو تحریکات اور نظریات پھیل رہے ہیں اُن کے زہریلے اثرات سے اپنے آپکی حفاظت کر سکیں۔ مثلاً آجکل اقتصادی مسائل کے حل کے بارہ میں مختلف قسم کے نظریات پھیلے ہوئے ہیں، آپ کا فرض ہے یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ ان مسائل کے بارے میں اسلام کا نظریہ کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات میں آپ کو اسلام کے اقتصادی نظام اور اسکے فلسفہ کی تفاصیل مل جائیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیکچرز اسلام کا اقتصادی نظام، نظامِ نو اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور تفسیر کبیر میں یہی مضمون بڑی تفصیل سے بیان ہوا ہے۔"

ہفتۂ تحریک جدید (از یکم تا ۷ تبوک) کے سلسلہ میں
محترم صدر صاحب کا پیغام خدام کے نام !

"تحریک جدید کا نظام براہِ راست خلیفۂ وقت کی نگرانی و رہنمائی میں دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کا عظیم فریضہ ادا کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ہم دنیا کے اکثر حصوں میں احمدیت کے روحانی انقلاب کے ذریعہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہوتے دیکھ رہے ہیں لیکن اس سلسلہ میں احمدی نوجوانوں پر بہت اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہر احمدی خادم پر لازم ہے۔ اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی سستی نہیں برتی جا سکتی ......

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ÷ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا"

[1] آپکے دورہ کی تفصیل اسی شمارہ کے ص ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خدام الاحمدیہ میدان عمل میں!

تربیتی کلاس ضلع حیدرآباد

بشیرآباد سٹیٹ میں مجالس خدام الاحمدیہ ضلع حیدرآباد کی کلاس ۱۰ر وفا ۱۳۴۹ھش کو شروع ہو کر ایک ہفتہ تک جاری رہی جس میں مرکز کی طرف سے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد اور مکرم صدیق احمد صاحب منور شریک ہوئے۔ نیز مولانا غلام احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع حیدرآباد نے بھی شمولیت فرمائی۔ ان ایام میں دینی تعلیم کے ساتھ ورزشی پروگرام بھی جاری رہا۔ افتتاحی پروگرام کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پیغام بھجوایا جو پڑھکر سنایا گیا۔ (محمد صدیق۔ قائد ضلع حیدرآباد)

ضلع سرگودھا کی تعلیمی و تربیتی کلاس

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کی آٹھ روزہ تربیتی کلاس ۷ر ظہور تا ۱۴ر ظہور ۱۳۴۹ھش مسجد احمدیہ بلاک نمبر ۹ میں منعقد ہوئی جس کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب نے بالترتیب صداقت مسیح موعود علیہ السلام، فیضان نبوت امت محمدیہ، وفات مسیح اور "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" کے عناوین پر تقاریر فرمائیں۔ علمی پروگرام کے علاوہ ورزشی پروگرام بھی جاری رہا۔ خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور سے فٹ بال کا دوستانہ میچ کھیلا گیا۔ تقسیم انعامات کے لئے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد تشریف لائے۔ آپ نے خدام کو علم سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

(ریاض احمد۔ قائد ضلع سرگودھا)

ڈویژن حیدرآباد کا اجتماع

۲۱ر ظہور ۱۳۴۹ھش کو محمد آباد سٹیٹ میں ڈویژن حیدرآباد کا اجتماع منعقد ہوا جس کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اجتماعات کی غرض و غایت بیان فرمائی اور خدام کو نصیحت کی کہ وہ ان پروگراموں سے پوری کوشش کے ساتھ استفادہ کریں۔ اس موقعہ پر ذہنی و جسمانی اور علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں خدام و اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(غلام احمد عابد معتمد خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

(باقی صفحہ ۴۳ پر)

مجالس کی دوڑ

تربیتی کلاس لائلپور:۔ مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کی تربیتی کلاس ۱۹ تا ۲۶ احسان جاری رہی جس میں ۱۶۰ خدام اور ۴۰ اطفال نے شرکت کی۔ اس کلاس میں مکرم اللہ بخش صاحب مہتمم تعلیم، مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب مہتمم صنعت و تجارت اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے مرکز کی نمائندگی کی۔ کلاس میں تربیتی اور تعلیمی پروگراموں کے ساتھ ساتھ مرکزی امتحانات کی تیاری کروائی گئی۔ خدام نے مجموعی طور پر ۴۲ کتب کا مطالعہ کیا۔ اختتامی اجلاس میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

تربیتی کلاس چک نمبر ۳۴۳ جنوبی:۔ مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۳۴۳ جنوبی نے ماہ ظہور میں ایک تربیتی کلاس کا انعقاد کیا۔ علمی پروگراموں کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ ۲۹ ظہور کو اختتامی اجلاس میں مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے وفاتِ مسیح ناصری اور مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ انعامات مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے تقسیم کئے۔

چک نمبر ۱۷۱/۱۰ کا تبلیغی جلسہ:۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے ۱۴ ظہور کو ایک کامیاب تبلیغی جلسہ منعقد کیا جس میں وفاتِ مسیح، جہاد، احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

چک نمبر ۳۰ ج۔ب کی مساعی:۔ ماہِ وفا میں اس مجلس کے خدام نے سات سو روپیہ صرف کر کے ایک مسجد تعمیر کی۔ مسجد کی تعمیر کی وجہ سے تمام افرادِ جماعت خاص طور پر خدام میں بیداری کی نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔

مجلس خوشاب کا یوم خدمت خلق:۔ مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب نے ۱۲ احسان کو یوم خدمت خلق منایا۔ اس روز ایک مختصر اجلاس میں خدام کے سامنے خدمت خلق کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ دوپہر کے وقت پروگرام کے مطابق تمام خدام اپنی اپنی بالٹیاں لیکر اڈہ بس پر پہنچے اور مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلایا۔ تیرہ خدام اور بارہ اطفال نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

خدام اپنے آقا کے حضور! ۱۶ وفا کو مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کے چند اراکین پر مشتمل ایک وفد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کیلئے ایبٹ آباد پہنچا۔ وفد کے اراکین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاک صحبت اور ارشاداتِ عالیہ سے مستفیض ہوئے۔

وعدہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ:۔

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے تحت -/۵۰۰ روپے کا وعدہ کیا اور پہلی قسط کے طور پر -/۵۰ روپے ادا کئے ہیں۔

الوداعی تقاریب:۔ ۲ رو فا ۱۳۴۹ھش کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ آپ کا تقرر نائب ناظر اصلاح و ارشاد کے طور پر مرکز میں ہوا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ۲۷ ظہور کو مکرم کمال یوسف صاحب اور ۳۱ ظہور کو مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کے اعزاز میں الوداعی تقاریب کا اہتمام کیا۔ یہ ہر دو مبلغین کرام بیرون پاکستان تشریف لیجانے والے تھے۔ مؤخر الذکر تقریب کا انتظام مجلس عاملہ مقامی اطفال نے کیا جس میں سابق مہتمم اطفال مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی بے لوث خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

مجلس عاملہ راولپنڈی کی پکنک:۔ مجلس عاملہ راولپنڈی نے ۱۲ ر شہادت کو ندی پر جوراولی ڈیم میں گو تی ہے پکنک منائی۔ خدام نے تیراکی میں بڑے شوق سے حصہ لیا۔ تیراکی کے بعد "کلو اجمیعًا" کا پروگرام ہوا۔ بعد ازاں خدا نے ایک دلچسپ علمی پروگرام منعقد کیا۔

پکنک مجلس مقامی ربوہ:۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ نے ۲۷ ظہور کو یونیورسٹی کی گراؤنڈ میں ایک پکنک کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام میں شمولیت کیلئے مجلس عاملہ مرکزیہ کے عہدیداران کو بھی دعوت دی گئی تھی۔

مجلس شیخو پورہ اور صنعت و حرفت:۔

مجلس شیخو پورہ کے خدام کو رنگ سازی کا طریق سکھایا گیا۔ خدام نے مسجد کی پانچ الماریوں کو بہت عمدہ طریق پر رنگ کیا۔

اپنی مجلس کا نام تلاش کیجئے!

حسب ذیل مجالس خدام الاحمدیہ مبارکباد کی مستحق ہیں جنہوں نے اپنے چندے کا بجٹ سال ختم ہونے سے چار ماہ پیشتر ہی سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ ان میں چند مجالس ایسی بھی ہیں جن کا بجٹ شروع سال میں ہی پورا ہو گیا تھا۔

(قسط نمبر ۲)

— ساہیوال —

۵۵/ایل-۲ - ۹۳/ایل-۱۴

— ملتان —

لودھراں - دنیا پور

کوٹھے والا - ۱۳/ڈی

۱۶۳/ڈبلیو-بی

۳۷۵ ٹی-ڈی اے (مظفر گڑھ)

بستی مندرانی (ڈیرہ غازیخان)

راجن پور "

— بہاولپور —

۱۶۱ مراد - ۱۸۳ مراد

۶۳ ڈی بی - ۱۹۲ مراد

چنی گوٹھ - ۱۲۵ ڈی این بی

۱۹۰ مراد -

— بہاولنگر —

۱۴۱ مراد - ۱۸۲/۴-آر

۱۹۹ مراد - ہارون آباد

— رحیم یار خان —

ڈھنڈی سٹیشن - ۲۱۱ پی -

جیکب آباد -

— نواب شاہ —

گوٹھ شاہدین - گوٹھ امام بخش

قمر آباد - مورو - دریا خان مری

قاضی احمد - دوڑ رسول بخش -

— حیدر آباد —

سنجر چانڈیہ - گوٹھ سلطان احمد

کوٹ باغ دین - گوٹھ نذیر احمد

گوٹھ غلام نبی -

— سانگھڑ —

سانگھڑ - شہداد پور -

فتح پور - گوٹھ سلطان احمد

— تھرپارکر —

۷۱/۴-آر - ۱۰۳/۶-آر - ۵۶/۴-آر نور نگر سٹیٹ - نصرت آباد - گوٹھ جان محمد

مہتممین کرام اور قائدین اضلاع کے دورے

مہتممین کرام :- مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب مہتمم صنعت و تجارت نے ۱۴ تا ۱۶ ظہور گجرات اور ۲۰ تا ۲۵ ظہور مانسہرہ، ایبٹ آباد اور راولپنڈی کی مجالس کے دورے کئے۔

• مکرم مبارک مصلح الدین صاحب مہتمم بیرون نے ۲۴، ۲۵ وفا کو ضلع شیخوپورہ کی تربیتی کلاس میں مرکز کی نمائندگی کی • مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مہتمم اطفال نے ۱۴ ظہور کو ضلع سرگودھا کی کلاس کے افتتاحی اجلاس میں خطاب کیا • مکرم مبارک احمد صاحب کا ٹھگڑھی معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ۱۱ تا ۱۶ وفا مندرجہ ذیل مجالس کے دورے کئے :- گجرات، شیخ پور، چک سکندر، مرالہ، ڈنگہ، کھاریاں اور لالہ موسیٰ۔

قائدین اضلاع :- ماہ احسان و وفا میں قائدین اضلاع و دیگر عہدیداران کے مجالس میں دوروں کا ریکارڈ۔

(ضلع بہاولنگر) قائد صاحب ۹، دیگر عہدیداران ۸ (ضلع گوجرانوالہ) قائد صاحب ۶، دیگر عہدیداران ۸ (ضلع لاہور) قائد صاحب ایک، دیگر عہدیداران ۲۶ (ضلع ساہیوال) قائد صاحب ۴، دیگر عہدیداران ۴ (ضلع ملتان) ۳۲ دورے۔

• ماہ احسان کے دورے :- (لائلپور) قائد صاحب ۸، دیگر ۲۱ (کراچی) قائد صاحب ۳، دیگر ۲ (گجرات) ۱۲ دورے (جہلم) قائد صاحب ۴ • ماہ وفا کے دورے (بہاولپور) قائد صاحب ۷ (رحیم یار خان) قائد صاحب ۳

• سالانہ اجتماع کے موقع پر صنعتی نمائش میں ملکی مصنوعات اور خدام کے ہاتھوں سے تیار کردہ چیزیں دیکھی جائیں گی +

(بقیہ صفحہ ۴۰)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کا سہ روزہ اجتماع

سہ روزہ اجتماع گجرات شہر کی مسجد میں ۱۴ سے ۱۶ ظہور ۱۳۴۹ھش تک منعقد ہوا۔ محترم مسعود صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے قرآن کریم کو حرز جان بنانے کی نصیحت فرمائی اور اس سلسلہ میں ہر حلقہ کی مجلس سے کوائف دریافت فرمائے۔ اجتماع میں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب مہتمم صنعت و تجارت اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بھی خطابات فرمائے۔ مختلف تربیتی اور علمی پروگراموں کے علاوہ خدام اور اطفال کا تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ ۱۶ ظہور کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمیں بھی حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ کی طرح قربانیاں دیکر آگے آنا چاہیئے۔

(نعیم احمد مرزا۔ قائد ضلع گجرات)

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ

یہ تربیتی کلاس ۲۴، ۲۵ ظہور ۱۳۴۹ھش کو مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں منعقد ہوئی۔ جس کا افتتاح مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نمائندہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کیا۔ پروگرام کے مطابق سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور برکات خلافت کے عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ مبلغین عمل کا پروگرام بھی ہوا۔ جسمیں ۹۶ خدام نے شرکت کی۔ ان علمی پروگراموں کے علاوہ ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس بہت کامیاب رہی۔

(رشید احمد قمر نائب قائد ضلع شیخوپورہ)

ماہِ ظہور کے "خالد" پر عالمانہ تبصرے

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل مدیر الفرقان

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ خالد اب نئے انتظام کے ماتحت زیادہ جامع رنگ میں شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ بہت سے مفید مستقل عنوان مقرر ہو گئے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اسم با مسمیٰ بنا دے۔"

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

"تازہ شمارہ موصول ہوا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اسے حتی المقدور عمدگی اور سلیقہ سے ایڈٹ کیا گیا ہے علوم قرآنیہ، تاریخ، سیرت و سوانح، زبان و ادب، نفسیات اور سیر و سیاحت ——— غرض رنگارنگ کے مضامین اس میں موجود ہیں جو نوجوانوں کے لئے بہت مفید اور دلچسپی کا موجب ہونے چاہئیں۔ خدا کرے کہ آپ کی یہ کوشش آئندہ بھی استقلال کے ساتھ جاری رہے۔"

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مدیر تشحیذ الاذہان

"ماہنامہ خالد کا تازہ شمارہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ اور آپ کے رفقاء کار کی محنت سے خالد کا انداز پہلے سے بہت بدل چکا ہے۔ خدا کرے کہ یہ تبدیلی بہتر سے بہتر صورت اختیار کرتی چلی جائے۔ رسالہ میں کم از کم ایک کسی قدر مفصل تحقیقی مضمون شائع ہو سکے تو بہت مفید ثابت ہوگا۔"

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

"تازہ شمارہ ملا۔ مختلف موضوعات پر مختصر رنگ میں خیالات کا اظہار کیا گیا ہے جو آجکل کے حالات کو پورا کرنے والا طریق ہے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر مجھے "دریا کو کوزے میں بند کرنے" والی مثال یاد آ گئی۔ "میدانِ عمل" میں آپ نے اچھوتا طریق استعمال فرمایا ہے جو باعثِ دلچسپی ہے۔ اگر آپ ایک آدھ مضمون تحقیقی بھی شائع فرمانے کی طرف توجہ کریں تو اعلیٰ تعلیمیافتہ طبقہ میں بھی "خالد" کی قدر بڑھ جائیگی"۔

"خالد" کا گزشتہ شمارہ خدام کی نظر میں!

● مضامین کا انتخاب اور ترتیب بہت پسند آئی۔ عربی بول چال، سوال و جواب اور اصلاحِ تلفظ کے کالم بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

(نذیر احمد خادم۔ نائب قائد ضلع سیالکوٹ)

● رسالہ کی تیاری اور معیار میں غیر معمولی ترقی کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔" (عبدالرشید سماٹری ــــ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

● سرورق نہایت دیدہ زیب تھا۔ البتہ بقیہ رسالہ اپنی طباعت اور کتابت کی وجہ سے اتنا پسند نہیں آیا۔ مضامین میں غیر معمولی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ ہر رسالہ میں ایک علمی اور تحقیقی مضمون بھی ہونا چاہیئے۔

(سید رشی ظفر ــــ نائب مہتمم مقامی)

● اس دفعہ معیار کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ جزاکم اللہ۔ جہاں مضامین معیاری ہیں وہاں "مجالس کی دَوڑ" اور "اپنی مجلس کا نام تلاش کیجیے" "سبقت کی رُوح پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ (غلام احمد عابد ــــ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد)

● مَیں آپ کو رسالہ کی خوبصورتی اور مضامین کے اچھا ہونے کی خوشی میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(ناصر جمال ناصر ــــ لائلپور)

● اس دفعہ خالد رنگین موضوعات سے رنگا ہوا پایا۔ بے حد مفید اور دلچسپ مضامین ملے۔

(مبشر احمد بٹ ــــ کراچی)

● مضامین کی ترتیب اور معیار کے عوض خاکسار مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(مبشر احمد باجوہ ــــ ڈرگ روڈ کراچی)

خیال خاطر احباب
عزیز احباب کی خاطر مدارات، ہماری تہذیبی روایات کا
قیمتی سرمایہ ہے۔ مہمان نوازی کی روایات کو برقرار
رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مہمانوں کی خدمت میں شیزان
پیش کیجئے۔ شیزان تازہ پھلوں کا رس مزیدار بھی ہے
اور صحت بخش بھی!
شیزان
مالٹا۔ آم۔ سیب۔ انار۔ آلو بخارا اور لیمو نیٹا
قدرتی ذائقوں میں دستیاب ہے۔
مہمان یا میزبان — سب کی پسند شیزان!
شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ — لاہور